قلمی

۴۵۱

کتاب مجالس ترکیب شریفی (مکمل)

قال اللہ تبارک و تعالے

اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا
رَبُّنَا اللّٰهُ وہ لوگ کہ اپنی شہر سے ناحق یعنی بیگناہ کر دیے خارج
کیے گئے مگر یہ کہتے تھے کہ پروردگار ہمارا خدا ہے

مومنین یہ آیہ شریفہ شان جناب رسولؐ اور اونکی اہلبیت و ذریت
میں ہے شان جناب امام حسین علیہ السلام میں نازل ہوئی ہے کہ ان حضرات کو مخالفین
نے کیسی کیسی ایذائیں دیں کہ مجبور ہوکر وطن چھوڑنا گوارا فرمایا یہ آیہ
حال ہجرت ختمی مرتبت میں نازل ہوئی تھی ابتداء اسلام میں آپکی حالت
بعد وفات جناب خدیجہ
یہ تھی کہ جرأت و بے ادبی کفار قریش سے دشمنی کو بھی قبیلہ
بنی بکر بن وائل میں آپ تشریف لیگئے اور اونکو دین قویم و جادہ مستقیم پر دعوت کرے

جب وہ لوگ قبول نہ کرتے تو آپ دوسرے قبیلہ کی طرف متوجہ ہوتے وہ

لوگ یہاں تک آپ کی نصرت پر جازم ہوتے آخر کو نادم ہوتے تا آنکہ آپ

اہل طائف و قبیلہ ثقیف کی طرف روانہ ہوئے روضۃ الصفا طائف کو اکثر

فرمائی اس سے انکار کیا محمد ابن کعب قرظی نے روایت کی ہے

کہ اون وقت طائف میں قبیلہ بنی ثقیف سے تین سردار تھے عبد یالیل عمرو ابن عمیر

و مسعود و حبیب حضرت نے انکو دین اسلام پر ترغیب و تحریص

کی انہوں نے باوجود ملاحظہ معجزات باہرات انکار کیا آپ نے فرمایا

اس بات کو فاش نہ کرنا اور غرض آپ کی یہ تھی کہ مبادا قریش اس کو

میں دلیر ہو جاویں مگر اون سفہا نے ظلم خیر الورے پر اتفاق کیا

اور اشقیا کو خبر کر دی وہ لوگ مجتمع ہو کر حضرت کو پتھر مارنے لگے

اور کہتے تھے کہ اے ساحر تو ہمارے قوم میں فتنہ پیدا کرنا چاہتا ہے

آپ سنگ کفار سے زخمی خون آلودہ روانہ ہوئے اور باغ عتبہ

میں کہ سر راہ کے واقع تھا آکر بیٹھے اور ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے

اور دل غمدیدہ و تن مجروح سے ہاتھ دعا کے واسطے بلند کئے خداوند عالم سے

ضعف قوت کی شکایت تجھ سے کرتا ہوں اور اپنی قلت صبر و تحمل کی ۔

حکایت عرض کرتا ہوں تجھ کو قوت عطا فرما

عتبہ و شیبہ کی نظر آپ پر پڑی باوجود عداوت کے بوجہ قرابت

اون کے دل متحرک ہوگئے اور اپنے غلام عداس نام کو ہمراہ انگور دیکر بھیجا ۔

(کہ غلام عتبہ کا تھا)

حضرت نے بسم اللہ فرما کے ہاتھ انگور کی طرف بڑھایا جب عداس نے نام

بسم اللہ سنا دل اوسکا نرم ہوا کہنے لگا یہاں کے لوگ ایسا کلام سے خاص و عام

نہیں سنا حضرت نے فرمایا تو کون ہے اور کس ملک کا رہنے والا ہے

اوس نے جواب دیا میں نصرانی ہوں اور اہل نینوی سے ہوں آپ نے

فرمایا وہ قریہ جس میں مرد صالح یونس بن متی رہتے تھے عداس نے

کہا تم یونس کو کیونکر جانتے ہو آپ نے فرمایا وہ میرے بھائی تھے پیغمبر

شکوہ سید الشہدا بعد شہادت اکبر

اللهم انت تری ما یصنع بولد نبیک

وہاں فرات سے پانی ممنوع تھا اور [illegible]

[illegible]

اخرجت [illegible] و جدی محمد المصطفی

و ابی علی المرتضی ۔

عتبہ و شیبہ باوجود کفر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ پیغمبر تھی اور میں بھی پیغمبر ہوں ۔ عداس پریشان حواس ہو کر حضرت کے

قدموں پر گر پڑا اور مشرف بہ اسلام ہوا ۔

تو میں جناب رسول خدا نے حالت غشی میں جانب نصرانی نظر رحمت فرمائی

مگر سید الشہدا نے ایسے وقت میں توجہ فرمائی کہ ایک ہزار نو سو پچاس زخم

جسم مقدس پر تھے ضعف غالب ہو چکا تھا مرد نصرانی کو نظر شفقت

سے دیکھا کہ اہل نظر سے ہو گیا اور ایک ہی نظر میں تثلیث مسیح تارک دنیا

فرما دیا ۔

جب عداس اپنی آقا ہی عتبہ شتر الناس کے پاس پہونچا تو اوس نے پوچھا کہ تو نے

اس قدر تواضع کیوں کیا جواب دیا کہ مجھکو ایسے امر سے اطلاع دیا کہ جو

انبیا کو ہی اوس سے واقف تھا ۔ بہر حال جب آپ طائف سے

پھرے تو بطن نخلہ میں کہ مکہ سے رات بھر کا رستہ ہے فروکش ہوئے

اور نماز میں آپ نے قرآن تلاوت فرمایا اور شرف سماعت اجنہ نصیب

حضرت کی خدمت میں حاضر ہوے آپنے اونکو دین مبین پر دعوت فرمائی

اونہوں نے قبول کیا پھر آپنے فرمایا اپنی قوم کو بھی دین اسلام کی دعوت کرنا اور آیہ

اِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ اٰیہ:

میں نازل ہوا جب خبر ہوا دیے اہل طائف مشرکین مکہ نے سنا

تو بعض ملاعین کو آپکے ایذا دہی پر اکسایا حضرت سفر دیگر ہوے زید بن حارثہ

نے عرض کیا ہمکو ایذا و آزار دہی مشرکین سے طائف میں کی گئی اب پھر

رسکی یہ کوئی ہمکو اپنی جوار میں پناہ دے مکہ میں جانا مصلحت نہیں حضرت نے

دس ضلال سے کوہ حرا میں قیام فرمایا اور اخنس بن شریق کے پاس بھیجکر

پناہ کسیکہ بھی اونے قبول نکیا بعد اسکی سہیل بن عمر کے پاس بھیجا وہ بھی

مستعد نہوا بار سیوم مطعم بن عدی کے پاس بھیجا اونے قبول کیا اور خود

مع اولاد و اتباع مسلح ہوکر مسجد الحرام میں پہونچا ابوجہل دریافت حال

میں گیا ہوا اور جب حرم آکر اونے مطعم کو مسلح دیکھا پوچھا تابع ہو یا مجیر

جب جواب پایا کہ بجز بیشک تو لاعلاج ہے رستن لگا تمنّی جسکو پناہ دیا تھی یہی
پناہ دیا   غرض جناب پیغمبر الیف لائے اور طواف فرمایا اور حجر اسود کو
بوسہ دیا اور دو رکعت نماز پڑھکر دولتخانہ کو تشریف لیگئی   بروایتی دوسرے
ہی دن جناب رسولخدا نے جو صلعم ہو توقف رکھا اور فرمایا زیادہ اس سے جوار سیر کیس
مین نہ رہنا چاہئی جب یہ خبر اہل یثرب کو پہونچی یہ بہر ظلم رسنیگی حضرت صلعم ابو لہب
لا علاج ہے تا اتفاق کفار ہر روز جدید بارہ وگفتگو انداز ہ ہو چکا تر پا تا آنکہ حضرت
طایفہ   اوس و خزرج کی دعوت کی اور اونلوگون نے قبول کر کے شرف اسلام
حاصل کیا   شیطان نے ندا کی ای اہل ~~یثرب~~ جماعت قریش   خوش و رستم حشب
پیٹھی ہو اور اہل یثرب نے محمد سے بیعت کی جب قریش نے اوس آواز کو سنا
سب نے ہتیار پہن لیا اور متوجہ اوس غار کے ہوئے جس مین جناب رسولخدا الانصار
تھی   حضرت نے انصار سے فرمایا متفرق ہو جاؤ   اونلوگون نے عرض کیا اگر
حکم ہو تو جاوین فرمایا کہ ابھی حکم جنگ نہیں آیا   پہر اون لوگون نے عرض کیا

آئی مدینہ جس میں فرمایا کہ حکم خدا آجاوے پھر جناب حمزہ رضہ و امیر المومنینؑ
دونوں قتل شمشیر عریان سے راہ مشرکین پر لگرے ہوکر اور تقسیم کیا کی
نہ جو اس عقبہ سے گذرتے اونکو دور دیگی کفار خوف سے پھر
اور سب کے سب مکہ میں آئے یہ خبر مشہور ہے ندوہ میں جمع بغرض مشورہ کی
چالیس برس سے کم والے کو اجازت نہ تھی مشورہ کی شیطان بصورت
پیر نجدی آیا قریش نے نہایت تعظیم و تکریم کی ہشام بن عمرو نے کہا
محمد کو گھر میں قید کریں اور روزن سے آب و نان اونکو دیں تا آنکہ قتل
زہیر و رانقہ ہلاک ہو جاوے پیر نجدی نے کہا رای اچھی نہیں کیونکہ
اول تو اصحاب اونکے متفرق ہیں وہ آکر چھوڑا لینگے دوسرے تو ہم سب جمع میں
نگے بجمع ہونگے اور ہم سے لڑ کر اونکو چھوڑا لینگے ابو البختری نے
کہا مکہ سے اونکو نکال دیں پیر نجدی نے کہا یہ رای اول سے اقبح ہے
کیونکہ محمد صلعم تحت اللسان و لطافت بیان میں معروف و مشہور ہیں لوگ اونکے

حسن گفتار پر شیفتہ و والہ ہو کر اوسکی تابع ہو جاوینگی اور پھر متفق ہو کر ہمارے
جنگ کیواسطے آوینگے اور ہمکو دربدر کر دینگے قریش نے اوسکی باتیں سنکر اوسکی
تعظیم و توقیر زیادہ کی بعد اوسکے ابوجہل بن ہشام نے کہا یہ باتیں کچھ نہیں
ہیں یہ تدبیریں کچھ پسند نہیں لوگوں نے کہا پھر آخر تمہاری کیا رائے ہے
اوسنے کہا ہر قبیلے سے ایک شخص کو اختیار کرو اور بنی ہاشم سے بھی ایک کو

حضرت امام محمد باقر و جعفر ع

شریک کرو اور پیغمبر کے سب حملہ کرکے اوسکو قتل کر ڈالو
اور خون اوسکا تمام قبایل پر تقسیم کردو اولاد عبد مناف طاقت جنگ کی
تمام قبایل سے نہیں رکھتی ہیں ناچار دیت پر راضی ہو جاوینگی یہ کلام سب کو
پسند آیا ابولہب بھی ان سب کا شریک ہوا خداوند عالم نے اس حکایت
کی یاد دہانی پیغمبر کو فرمائی ہے وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا
لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ
وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ اے حبیب یاد کرو اوس وقت کو

کہ کافرین تم سے مکر کرتے تھی کہ تمکو قید کرین اور ہلاک کرین یا

شہر سے خارج کرین اور مکر اپنی دل مین سوچتی تھی اور تمہارے بیر

مین تھی مگر خدا بہترین ماکرین یعنی مکر کنندہ ہے

وتجویز

المختصر اس رات سے فرشتہ خویش بکر لف وصفیر بچاتے ہوئے داخل

مسجد الحرام ہوئے اور طواف کیا جیسا خدا نے فرمایا ہے وَمَا كَانَ

صَلٰوتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً یعنی انکی نماز

خانہ کعبہ کے قریب بجز لف وصفیر نتھی۔

ان سب شورا وتجویز کی اطلاع خدا نے بذریعہ جبرئیل اپنی حبیب کو دی

اور حکم فرمایا کہ آج شب کو اپنی محل عبادت پر استراحت نفرمائیگا

خود

بلکہ علی کو اپنی مقام پر سلا دینا اور وہاں سے ہجرت کرنا۔ ابوبکر

لا مذہب عرب کہتا ہے کہ صبوئے جیسے بھی گدڑی مین لپٹا محبوب کیسا

کو حالات کی مکو جمع رکھو رات کے مکر نے مین نے تصویر کھینچو

صبح کو بہ اطمینان مہم محمدیہ سے فراغت کر کے تشنگی خیر بود نزد روشن ہو جائے

میں سب بھی نفع جیسے کہ بنی ہاشم برطرف ہو جاویں کہ یہ کام بہ سہولت انجام

واقع ہوا ہے

مومنین ابو لہب باوجود عداوت با وصف کفر اطفال پر رحم کیا مگر یہی اسلام

میں اطفال حسین پر کیسے کیسے ایذائیں سوچی گئیں اونکی چند

چنانچہ لکھتی ہیں حال رقیہ و سکینہ و حال طفل مروت حمید بن مسلم

تمام روسائے کفار مثل ابوجہل و ابولہب و ابی بن خلف و شیبہ

و شیبہ پسر ربیعہ حجاج و نضر بن حارث و عقبہ بن ابی معیط سب کے سب

منتظر صبح تھے اب اصحاب کا حال سنیئے کہ جناب پیغمبر خدا

علی ابن ابیطالب سے تمام ماجرا بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ تم میری بستر پر

آرام کرو تو میں صحیح و سالم نکل جاؤں جناب علی ابن ابیطالب نے

عرض کیا کہ میرے سونے سے کوئی آسیب ذات مقدس کو نہ پہونچے گا

فرمایا یہ نہیں تب آپ نے سجدۂ شکر کیا اور یہ اول سجدۂ شکر تھا جو اسلام میں

اوا لگیا آپنے اپنی جان بیچکر فرش جناب رسول اللہ پر آرام فرمایا آپ اوس دولت

اس خدمت کے فائز ہونے سے نہایت خوش ومسرور تھے اور اس خصوص آپکے ذات

اقدس میں تہا کہ وفور سرور میں (بروایت موفق بن احمد خطیب

خوارزمی بہ اسناد خود علی بن الحسین) یہ اشعار آپنے انشا فرمائے

وَقَیْتُ بِنَفْسِی خَیْرَ مَنْ وَطِیَ الثَّرٰی   وَمَنْ طَافَ

بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ وَبِالْحَجَرِ   میں نے اپنی نفس سے اوس

بہترین شخص کی حفاظت کی جسنی عالم بالا کو طے کیا اور طواف خانہ کعبہ کیا

اور حجر اسود کو بوسہ دیا ہے رَسُوْلُ الٰہِ خَافَ اَنْ یَّمْکُرُوْا بِہٖ

فَنَجَّاہُ ذُو الطَّوْلِ الْاِلٰہُ مِنَ الْمَکْرِ   وہ کون وہ جناب رسول خدا

جنہوں نے مکر وکید اعدا سے خوف فرمایا اور خدای صاحب فضل نے اونکو

مکر اعدا سے نجات بخشی ہے وَبَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِی الْغَارِ اٰمِنًا

مُوَقًّی وَفِیْ حِفْظِ الْاِلٰہِ وَفِیْ سَتْرٖ   جناب رسول خدا نے

آیہ من یشتری کے نزول میں اختلاف ہے
بعض اول امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے وقت
کہ آمر یعنی حکم کرنیوالا اور منہی عنہ مارا جائے
جیسا کہ جابر انصاری نے جناب رسول اللہ سے روایت
کی ہے کہ تمام شہدا سے افضل سید الشہدا
حمزہ ابن عبد المطلب تہا اور وہ شخص جو
امر معروف ونہی منکر امام جابر سے اور اوسکو
مارا جائے دوم نزول مہاجرین وانصار
میں ہے تمام مجاہدین جہاد میں ایمان
ومحبت تمام مومنین میں کہ تا قیامت ہو
کہ اپنی نفوس کو بوجہ اللہ وطلب
ثواب آخرت سے فروخت کیا سوم
حق زبیر ومقداد میں جبکہ خبیب
کو بعد سولی دینے کے جنت سے اوتارا
(کی قصہ رجیع) ششم حق ابوذر غفاری
اور اونکی والدہ سمیہ اور یاسر و صہیب
بن سنان غلام عبد اللہ بن جدعان
وبلال غلام میں اہل مکہ نے
اہل مکہ نے گرفتار کیا اور اونکو
گرفتار کیا ہفتم حق علی ابن ابی طالب
میں شب ہجرت اور یہی کہنا
امامیہ وجمہور اہل سنت ہے

(جنکی تعداد شمار سے [illegible])

[illegible]

حفظ و امان خدا اور بستر و پناہ باری تعالی میں غار میں تشریف رکھتے ہیں [illegible]

ما رأیت اسراً علیہم وما یثبتوننی وقتل [illegible]

علی القتل والاسر اور میں دیکھتا ہوں [illegible] اور

تر با رہا ہوں ایسے حالت میں کہ اپنی نفس کو قتل و قید ہونے پر متوطن کئے

مستعد کر لیا ہے چونکہ خلوص آپکا فی سبیل اللہ تھا بندہ خدا نے آپکے شان

ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء

مرضات اللہ نی بعض آدمیوں سے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی

نفس کو مرضی خداوند عالم پر بیچ لیا نازل فرمایا اور [illegible]

آپکی شان میں نازل کی بلکہ اور شہرت جبرئیل و میکائیل کو وحی فرمائی کہ میں نے

تمہارے درمیان عقد مواخات کیا اور ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ کی

آیا کون تم میں سے دوسرے کی زندگی اپنی حیات پر اختیار کرتا ہے

دونوں فرشتگان نے [illegible] عذر پیش کیا تا آنکہ ہم [illegible]

خدا نے [illegible] اور شہرت وحی ہوئی کہ کیوں نہ مثل علی ابن ابیطالب [illegible]

اور تمام مفسرین و محدثین و مورخین و اہل سیر

اسی آیہ میں لکھتے ہیں کہ نسبت لکھی ہیں کہ

شب ہجرہ میں [illegible] پایا درمیان مکہ

و مدینہ کے راہی آپ غار تک نہ پہنچی تھی

نازل ہوئے اور تمام وجوہ مذکورہ چند دلیل

سے ضعیف ہیں کیونکہ اخبار سابقہ اخبار آحاد

ہیں اور آحاد موجب ظن ہیں نہ کہ [illegible] چاہئیے

یقین اور نیز اخبار سابقہ مختلف ہیں اور

یہ متفق مخالف و موافق اور فن حدیث

واصول میں مقرر ہے کہ اذا التعارض [illegible]

الخبران فیوخذ بالمتفق علیہ الاکثر

ثم اصحہا ثم ما یوافق العقل والحکم

النقل لہذا یہ قول مثل قطع و یقین باعتبار [illegible]

میں ہوگا اور تمسک اس سے واجب

علاوہ اسکی جب آیہ نازل ہوا تو قتل سے

آمد وفا علی کا ذکر تھا دوم و سوم [illegible]

نے جواب دیا کہ خدا من یشری کہتی ہے

بیع کا ذکر فرمایا ہے یہ بھی یشتری ہی اور

صہیب نے بیع مال کیا نہ بیع جان

نیز متفق ہے کہ آیہ مذکورہ مکی ہے

اور نقل مقداد و زبیر [illegible] ہیں اور

نقل صہیب کے بعد ہجرہ کے لہذا صحیح نہیں ہو سکتا

[illegible]

کہ مین نے اپنا مخصوص اور حضرت علی بن ابیطالب مین عقد برادری باندھا اور علی نے اپنی

نفس کو خدا کے رسول کیلیے اور اوسکی حیات کو اپنی حیات پر اختیار کیا اب

آسمان سے زمین پر جاؤ اور علی کو شر اعدا سے بچاؤ یہ لوگ بحکم قادر ہمدونوں

طاق ہنگامون سے مرصع ریگ مسکون مین نازل ہوئے جبرئیل سرہانے میکائیل

پائین پا حضرت کے کھڑے ہوئے اور کہتے تھے۔ بَخٍ بَخٍ مَن مِثلُكَ

یا ابن ابی طالب کون تمہارے مثل ہے ای علی بن ابیطالب خداوند عالم

آپکی ذات اقدس کی وجہ سے ملکہ مین فخر فرماتا ہے

بَخٍ بَخٍ
وَبَخٍ بَخٍ وَبَخٍ بَخٍ
قاموس

(یہ کلمہ بخ بطور رضی و تعجب و فخر و مباہات عرب مین آتا ہی اور

سے کہا جاتا ہے جیسا کہ حاشیہ پر مذکور ہے)

واقعہ مین جناب رسول نے جناب علی کو کل قوم سے اختیار کیا تھا اور انکا رشتہ

شب غار مین بستر دیا روز غدیر منبر عطا فرمایا قتال مشرکین کو تیغ

دوسری نسب کی غرض سے دختر آخر شب مین کوثر سی وجہ سے کہ جہاد

آپ کا فی سبیل اللہ روپیہ دینا لوجہ اللہ جان بنا یبتغی المرضات اللہ تبا

خلاصہ جناب رسول اللہ سے روانہ ہوئے اور سورۂ یٰسین کو آیہ فاغشینٰہم

فہم لا یبصرون تک تلاوت فرمایا اور مشت خاک اوٹھا کر

اون ملعونوں کے سر پر ڈالا وہ لوگ بے ہوش دل کا رختہ

زندہ ہوں گے حضرت تا آخر شب با سلامتی بشور تا انکہ آپ

وسالم نکل گئی بعد ذہاب حضرت اون لوگوں نے اپنی سروں پر

خاک کو دیکھا جس جس پر وہ خاک پڑی تھی مردود ہو کے بعد آں

روسیاہ ذلیل ہو اور آتش دوزخ سے جا ملا صبح کو سب کے سب

ہوئے اور بستر پر سوتے تھے جناب علی ابن ابیطالب نے منہ اپنا چادر سے

جب سویرا ہوا تو وہ لوگ منفعل ہوئے اور کہنے لگے ہمنے گمان کیا محمد سوتے

ہم آپ سے کوئی غرض نہیں آپ اسقدر فرمادیں کہ محمد کہاں گئے آپ نے

فرمایا امان خدا میں مت کہیں منفعل ہو رہے

القصہ جناب رسول روانہ غار ہوئے راستہ میں جناب ابوبکر سے ملاقات

سے ہو وہ بھی بمقتضائے مصلحت ہمراہ ہولی گئی جب داخل غار ہوئے تو جناب

رسول خدا نے ایک درخت کو طلب فرمایا وہ حاضر ہوا اور غار کے دروازہ پر آ کر

ٹھہر گیا اور بروایت دیگر بحکم حضرت داور درخت ببول اوس وقت

اوگا اور بہت جلد درخت ہو گیا عنکبوت نے اوس پر جالا تنا کبوتر صحرائی

نے اوس وقت آشیانہ بنایا انڈے دئے بروایت روضۃ الصفا

تین روز تک آپ اوس غار میں تھے ابوجہل نے لوگوں سے بہت سے مال کا

وعدہ کر رکھا تھا کہ جو کوئی محمد و ابوبکر کو پکڑ لاوے ابوکرز [illegible]

تھا مطابق النعل بالنعل جاتے جاتے ابوبکر کو دیکھ پایا کیونکہ جناب

رسول کا اعجاز یہ تھا کہ زمین نرم پر آپ کے پیر کا نشان نہ پڑتا اور زمین

سخت و پتھر پر نشان قدم ایسے طور سے ظاہر ہوتا تھا بعد جب دروازہ غار

تک نشان قدم سے پہنچا اور درخت و عنکبوت و آشیانہ کبوتر دیکھ کر

متحیر ہوا اور کہا یا تو زمین میں چلے گئے یا آسمان پر اوڑ گئے کیونکہ اگر

غار میں گئے ہوتے تو یہ تار عنکبوت یا آشیانہ کبوتر کیسے رہتا بروایت کتاب اعلام الوری

[illegible]

[illegible]

جب قریش دروازہ غار پر پہونچے اور آئینہ شکستہ بصورت آدم نہ ہوا تھا کہ

یہ حال پیغمبر کی بابت ہے محمد و شعب میں تاریخ [illegible]

حدیث میں ہے کہ جب قریش جا پہنچے تھے دہانہ غار پر تب اگلی تو جناب

ابو بکر غمگین ہوئے حضرت پیغمبر نے فرمایا لا تحزن ان اللہ

معنا غمگین نہ ہو خدا ہمارے ساتھ ہے

واقعی میں جناب رسول کو وہ اذیتیں ہوئیں

کہ کسی نبی کو نہیں ہوئیں اور حضرت نے

فرمایا ہے کہ اور کسی نبی کو مثل میری

[illegible] تکلیف نہیں دی گئی مگر [illegible]

باوجود ان تکالیف رسول کے جناب [illegible]

کتب [illegible] میں آپ کے فرزند امام حسین [illegible]

مصائب کا جب خیال آتا ہے تو [illegible]

رسول [illegible] انتظار میں

جناب [illegible] اپنی فرزند نوجوان کو

شہید ہوتے دیکھا اپنی [illegible] فرزند

کو تیر کھاتے نہیں دیکھا [illegible]

مصیبت جناب رسول [illegible] مشکل ہے

کہ آپ کے دندان مبارک شہید [illegible]

بعد آپ دشمن پر [illegible] ہوئے اور [illegible]

[illegible] فرمایا [illegible]

کہ کوئی مصیبت بیان کیا [illegible]

حالت بیان کیا [illegible]

نبض بے علم اعتراض کرتے ہین کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ اصحاب سے ابوبکر کو بھی

ہمراہ نہین لیا کہ اونسے نہایت شفقت رکھتے تھے بلکہ آپنے چاہا کہ قتل مرتد سے محفوظ

رہین اور علی کو اپنی فرش پر سلا دیا کہ او قتل ہے کوئی فضل دین مین نہتھا اور جناب

رسولخدا کو رنج تھا

جواب یہ ہے کہ باوجود اسکے کہ عقلا ونقلا جہاد افضل اعمال ہے جیسا آیہ إِنَّ اللّٰهَ

اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ

الْجَنَّةَ بآیہ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ

تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ

تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الخ شاہد ہے مگر یار غار جناب ابوبکر

ہمیشہ جہاد سے گریزان رہے ~~اور جناب رسول کمال ایمان وشجاعت وفات سے~~

~~کہ واقف تھے~~ بلکہ ایسے خدمات کو جو بعد ہمراہیون کے جہاد مین قدم نہ رکھا

اور اگر گئی بھی تو در سند دسد بتگا رہے ایسے معرکہ مین پیٹھ پھیر چھوڑ کے بھاگے

بہادر پیٹھ تو موت سکی تھی

ان سب دشمنوں سے ہراسان تھا اور اگر موقع جنگ آوے تو باز نہ رہی اور

کہ حالت میں خوف کرکے سراغ محمد نہ ملا دو تب یہ اگر کہ ذات علی

متکفل تھا چنانچہ اوسکی ہجوم کرنے پر آپ نے چادر رخ انور سے اوٹھائی

اور بلا رعب شمشیر حیدر کرار اوسی تو سب کے ڈر سے دم بخود ہوگئی اور ہر ایک

تم سے غرض نہیں محمد کو تلاش دو آپ نے بردباری فرمایا کیا تم اونکو

دیکھتی ہو جو طلب کرتے ہو وبرورتے فرمایا کہ وہ جہان میں امان خدا

اور جواب فقرۂ ثانی کہ قتل علی سے جناب رسول کو رنج تھا یا نہ

خلل دین میں تھا یہ ہے کہ ترمذی و مشکوۃ میں باب مناقب

میں مروی ہے کہ اگر علی کسی مقام پر جاتے تو جناب رسول خدا نہایت

ومضطرب ہوجاتے اور ہمیشہ دعا کرتے اللهم لا تمتني حتى تريني

علیا خداوندا تا وقتیکہ علی کو نہ دیکھ لوں مجھی موت نہ آوی پھر کیونکر

علی سے رنجیدہ ہوتے اور قتل ابوبکر سے جناب رنجیدہ ہوجاتے اگر ایسے دلیل

تمہاری کتاب سے جناب علی کا پیرو رہنا۔ اگر بیان کتب امامیہ سے درج کرو

تو البتہ حجت قاطع ہو

دوسرا جواب بعض امامیہ نے عجب با مذاق لطیف دیا ہے کہ ابوبکر بوجہ پیری

و کبر سنی نہایت بزدل اور ضعیف العقل تھے جیسا کہ اکثر پیر ضعیف الحواس

بہ نص قرآنی وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ہوتے ہیں اور جناب رسول

نے اثنائے راہ میں جب ابوبکر کو دیکھا تو آپ نے اعراض جانا کہ جبرئیل امین آ کے

اور کہا ابوبکر کو اطمینان نہ چھوڑو ورنہ تمہارا سراغ اوس سے ظاہر ہو جاوے گا ناچار

مجبوراً آپ لے گئے ورنہ آپ شہید ہو گئے ہوتے دیکھو خدا نے بھی قرآن میں

رسول اوس سے خطاب کر ارشاد فرمایا ہے لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

راہ میں ابوبکر بحکم تھکا اور آواز بلند کر خدا ہمارے ساتھ ہے آپ نے غار میں

فریاد شروع کی اور چلایا کہ مجھکو سانپ نے کاٹا ہے خدا نے منع فرمایا

رب بلند ظاہر ہو کر سبب خوف جناب ابوبکر پاتو طاقت تھا یا محبت آنحضرت کا

ظاہر ہے کہ طاعت نہ تھا کیونکہ خدا و رسول کی طاعت و عبادت مشترک ہے

ہرگز منع نہ فرماتے پس معلوم ہوا کہ کفر تھا اسی وجہ سے خدا و رسول نے منع فرمایا

(و نیز یہ حرکت دلیل ہے اعتقادی جناب [illegible] کے کیونکہ اوسکو امر محال

اور محروم ہونے سے اطلاع تھی یا نہ تھی اگر تھی تو حکم خدا و رسول کا

بالمشافہ اعتقاد و تصدیق نہ کیا یہ دلیل نفاق ہے اور اگر نہ خبر تھی

تو کمال ہے کہ خدا و رسول اونکو اپنی سلامتی سے خبردار نہ کریں کیونکہ مریدوں کے

یار غار و واقف اسرار تھی گمان مریدان باطل ہوا جاتا ہے پس معلوم

کہ اگر اطلاع تھی تو بلا اذن و اطلاع کیوں ہمراہ لشکر ہو گئی اور اگر گئی تھی تو

اور تفویض امر الی اللہ کیوں نہ کیا خصوصاً ایسی حالت میں کہ جناب رسول

ہمراہ تھی مگر جناب رسول کو خدا کی نگہداشت اس سبب سے ہو گئی تھا تو انکو بھی

پس ثابت ہے کہ منافق تھی کیونکہ اعتقاد وعدہ نبی پر نہ تھا

بزدل تھی اور اپنی جان کو پیارا سمجھتی تھی — لطف یہ ہے کہ اونکی مرید

وسیلہ اونکی ایمان کا کہتے ہیں کہ فانزل اللہ سکینتہ علیہ

سکینہ نازل فرمایا ان ضرورت سے عرض ہے کہ نزول سکینہ منحصر ایمان

پر ہے جیسا کہ ذکر سکینہ پر صدا لفظ مومنین کو خصوص نہیں کیا ہے فانزل

اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین والزمہم کلمۃ

التقویٰ یا انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و

علی المومنین وانزل جنودا لم تروھا اور یہاں نفاق

میں ایمان حق نہیں پس ظاہر معلوم ہوا کہ نزول سکینہ غار میں متحقق

پیغمبر خدا تھا اور اونکے صاحب کے خصوص میں کچھ لا تحزن باقی (چنانچہ جناب رسول

حسب شدت اضطراب اونکی ملاحظہ فرمایا تو ارشاد کیا کہ میں تمکو دکھلاؤں کہ حضرت جعفر

اور اونکے اصحاب کو دریا میں غوطہ زن دیکھو بعد اوسکے آپنے دست اقدس

ہاتھ پر پھیرا اور حضرت مذکور نے سب کو دیکھا مگر دل میں کہا کہ یہ جادو

ایسے حالت میں نزول سکینہ کہاں اور اطلاق صاحب بمعاشرت پر بھی ہے جیسا کہ

یا صاحبی السجن قصہ یوسف میں ہے وہ دونوں یقیناً معصوم کیا متقی بھی نہ تھے)

بعض مورخین نقل ابن حجر مکی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جناب ابوبکر نے جناب

رسولخدا کو غار تک اپنی دوش پر سوار کر لیا تھا بعد ازاں پای ابوبکر

غار تک نشتر ہو گئی تھی جناب [illegible] زبیدہ جاہل ہو جو کسی

یعنی مرتبہ رسول اللہ ہو گئے جواب یہ ہے اول اس کی صحت مسلم نہیں اور

صحیح بعض حضرات اہلسنت نقل ناقص ہو اسد متمسک ہیں دوم تاریخ میں یہ ہے دوسرا

داخل نفاق شیخ کی حق گوئید رسول کی نہیں ہو دوش پر لیا یہ

حیلہ ہی آپکے ہمراہ رہیں اور ہمارے پیغمبر کے نشان پا سے مشتہر ہیں تھے

حضرت کو حدیث میں اس امر کی نہیں کیونکہ خضر لیکن نہیں ہیں

کہ زمین نرم پر آپکے پیر کا نشان معلوم ہوتا اور زمین سخت پر باقی رہتا

ہاں فضیلت اسکا نام ہے جو صحیح حدیث ہے کہ جب آیہ قل رب

ادخلنی مدخل صدق نازل ہوا تو رسالت پناہ نے جناب علی

کو اپنی سر نبوت پر سوار کر لیا اور حضرت نے بام خانہ کعبہ سے تمام

گر دیا جناب علی نے فرمایا ہیں اسقدر بلند ہو گیا کہ اگر میں چاہتا تو سقف

آسمان کو مس کرتا لیکن اوسکی حضرت نے بوجہ تعظیم نبوی کے [illegible] دی اور تسلیم فرمایا

اور عرض کیا مجھی گرنے میں کوئی صدمہ نہیں ہوا جناب رسول نے فرمایا کہ تجھکو

صدمہ ہوتا تمہارے نیچے خاتم انبیا اوپر خداوند جل و علا بیچ میں ہوا میں جبرئیل تھے

لہذا ممدوح مخالف کو اگر فضیلت ہے تو شتر کو اپ سے زیادہ فضیلت ہے

کیونکہ اسکے اشتر سواری میں ہے راکب دوش رسول و جالس بمقام قاب قوسین

او و نے البتہ افضل کل خلق بعد نبی ہے این الثری و این الثریا جبل عظمت میں

ملائکہ مقربین مثل جبرئیل ہیں من شکارک و ملک جبل عظمت کو

نازل ہوتی وہ اونکی بیچ ہے یا حضرت جبرئیل تو ان حق تو یہ ہے

کہ بقات الجنان نے فرمایا ہے علی نے اگر عبادت کی تو خالصا لوجہ اللہ اگر جہاد

کیا تو محض للہ کیا اگر نان دیا تو لوجہ اللہ دیا اور اگر جان دیا تو ابتغاء مرضات اللہ دیا

بہار ساداتی کر دین کیونکہ ناحق محروم نہوں

آمدم بر سر مطلب یعنی آیۃ

الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا

ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع

ربنا اللہ الخ وہ لوگ کہ اپنے شہروں سے ناحق نکالے گئے

وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا ولینصرن اللہ

کوئی گناہ نہیں کیا مگر یہ کہتے ہیں پروردگار ہمارا خدا ہے اگر نہ کافی

میں امام محمد باقر سے منقول ہے کہ یہ آیہ درباہ امام حسین نازل ہے کہ یزید پلید

نے آپ کو طلب کیا اور چاہا شام میں بلا لے آپ نے فرار کو قرار پر اختیار فرمایا

اور کوفہ میں گئے اور کربلا میں شہید ہوئے مگر چونکہ اصل ہجرت ہجرت نبوی

ہے کہ آپ کو سرگشتہ ہونا پڑا مدینہ میں وسکون ترک ہوتا ہوا اور انکی

ضمن میں حالات خاص آل عبا ذکر کرکے مومنین کو مغتاب کروں گا

المختصر جب آپ کو غار میں پروا تین روز ہو چکی اور کفار بد

بہت کوشش کی سرگردان وخائب وخاسر ہو رہے اور حضرت کا سراغ انکو

نملا تو حکم باری آپ کو ہوا کہ اب تم جانب مدینہ توجہ کرو حضرت بروایت بعض

غار ثور سے سنہ ۱۳ بعثت میں اسطرح سے روانہ ہوے کہ عبد اللہ بن اریقط جو

چند اشتر دروازہ غار پر لاے جناب رسولخدا مع عبد اللہ و عامر و ابوبکر

متوجہ مدینہ طیبہ ہوے اور خوف سے کہیں جا بجا نزول نہیں فرماتے تھے درمیان

راہ میں بہت سے غرایب منظور نظر حبیب جناب رسول عربی ہاشمی کے

ہوے منجملہ اونکے یہ ہی کہ سراقہ کہتا ہے کہ قاصدان قریش کے

قبیلہ میں آے اور پیغام شادیہ لاے کہ جو شخص محمد کو یا اونکے ہمراہیوں کو

لاوے یعنی قید کرے یا قتل کرے تو ہر شخص کے عوض میں سو اونٹ

ہم لوگ دینگے سراقہ کہتا ہے پس اونے کہا کہ وہ اس راہ

نہیں گئے حالانکہ میں اونسے واقف تھا بعد اوسکے اپنی گہوڑے

بجانب مسمع جناب رسولخدا کے ہمچو گہوڑا دوڑایا سو ہوے راہ طی کی

گہوڑا منہ کے بل گر پڑا اس حال کو دیکھکر میں نے تفال کی

کہ غرض سے زیر نہ کر سکے اور صفت تفال یعنی فال

زمانہ جاہلیت میں رسم تھی کہ جب کسی امر میں متردد ہوتے تھے تو دو چوبہ تیر
پر لکھتے تھے ایک پر امرنی ربی اور دوسرے پر نہانی
ربی خدا نے مجھکو حکم کیا یا منع کیا اور تیسرے تیر کو خالی رکھتے جنبہ
کچھ ترکش میں رکھکر ایک ایک کو نکالتے تھے اگر حکم نکلتا تو اوس کام کو بجا لاتے
اور نہی میں نکرتے اور اگر تیر سادہ نوشتہ نکلتا تو از سرنو شروع کرتے
چنانچہ سراقہ نے بھی جیسے ہی تفأل میں نہی نکلی مگر میں پہر بھی خوف
کے سچی روانہ ہوا جب آواز قرأت حضرت رسالت کے کان میں آئی تو میرا
گہوڑا زانو تک زمین میں دہنس گیا میں زین سے کود پڑا اور گہوڑے
کو بہت تنبیہ کی اور مارا تا ایکبار اوسکا ہاتہ نکل آیا اور اوس سوراخ سے
آسمان تک غبار گیا دوبارہ تفأل کیا پہر بھی خلاف مقصود کا ہوا
سیر کازرونی میں ابوبکر سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا خداوندا اسکی
شر سے مجہے دفع کر اوسیوقت اوسکے گہوڑے کے ہاتہ پیر زمین میں سخت

دھنس گئی سراقہ نے پکار کر کہا ای محمد میں جانتا کہ یہ تمہاری وجہ سے ہوا

دعا کیجئے تا کہ نجات پاؤں اور جو شخص کہ آپ کا تعاقب کرے اوسکو پھیر دوں

اور ایک تیر آپ کو بطور نشان و علامت دوں کہ درمیان راہ میں

میرے شتر ہیں اور جو شخص آپ کو ملینگے آپ اوس تیر کو دکھلا دیجئے حقیقت جان

لیں جناب رسولخدا نے قبول فرمایا اور جب بہت الحاح و اصرار کیا

تو جناب رسول نے فرمایا خداوندا اگر سچ کہتا ہے تو اوسکو نجات عطا

اوسیوقت نجات پائی سراقہ کہتا ہے جب سے یہ بات میں نے دیکھی میرے دل

میں آیا کہ یہ دشمنوں پر ضرور غالب ہوگا پھر جو حضرت کو بطور یادگاری

میں نے پیشکش کیا تھا آپ نے قبول فرمایا میں نے امان نامہ کی درخواست

حضرت نے میرے مطلوب ایک ٹکڑے پوست پر لکھکر مجھی عنایت فرمایا

اور میں واپس ہوا اور جسکو آپ کا متعاقب دیکھتا اوسکو پھیرتا منقول

کہ سراقہ بعد غزوہ بدر و حنین حضرت سید الثقلین میں حاضر ہوا اور امان نامہ

مسلمان ہوا حضرت نے اوس سے احسانات کی منجملہ وقایع سفر کے یہ تھے

کہ جناب رسولخدا نے خیمہ ام معبد عاتکہ بنت خالد خزاعی میں نزول اجلال

فرمایا یہ عورت سن رسیدہ تھی اور فہم و فراست و عقل و کیاست سے موصوف

تھی اکثر اوقات دروازہ خیمہ پر بیٹھتی اور آنے جانے والوں کی حتی الامکان کھانا

کھلاتی جب آپ وہاں پہونچے آپنے کھانا بقیمت اوس سے طلب فرمایا اونے

جواب دیا امسال پانی نہ برسنے سے قحط ہے ورنہ میں آپکی ضیافت کرتی

حضرت نے اوسکی گوشہ خیمہ میں ایک گوسفند ملاحظہ فرمایا پوچھا یہ کسکا مال ہے

ام معبد نے عرض کیا کہ یہ مال ہے مگر فرط ضعف و لاغری سے گلہ کے ساتھ

سے باز رہی ہے آپنے فرمایا کہ یہ دودھ دیتی ہے کہا نہیں فرمایا مجکو

اجازت دو کہ میں دودھ دوہوں عرض کیا بسم اللہ حضرت نے دست مبارک

نام حی قدیر زبان مبارک پر جاری کیا الی اوس گوسفند کے پستانوں میں دودھ آیا

کہ اوس نے اپنے پیروں کو پھیلا دیا حضرت نے اوسکو ظرف میں لیکر پہلے ام معبد کو

بہنی کے غرض سے عطا فرمایا بعد اوسکی تمام حضار نے نوش کیا حتی کہ قرات

تمام قبیلہ شیر سے مملو ہوگئی آخر میں بیک حضرت نے نوش فرمایا اور پانی

طلب کرکے مضمضہ کیا اور پانی کو ایک توبۂ خاردار کے جڑ میں ڈالا تو

ہرا اوس توبۂ خار نے نمو کیا اور درخت عظیم ہوگیا خدا رحمہ ابو معبد شوہر

اوس عورت کا بعد رخصت حضرت رسول ذو المنن خیمہ میں آیا اور دودھ کو دیکھکر

حال دریافت کرنے لگا اور جب صفات حضرت سے واقف ہوا تو کہا واللہ یہ شخص

صاحب قریش جسے کہ اوسکو طلب کرتے ہیں اگر میں اسکے ملازمت حاصل کرتا

مصاحبت کرتا امیدوار ہوں کہ اوسکے خدمت میں ہو جاؤں ام معبد کہتی ہیں

کہ وہ گوسفند اٹھارہ برس تک زندہ رہی اور ہر روز دودھ دیتی تھا انکو

خلافت عمر میں تمام رمادہ میں مرگئی الغرض بہت سے لوگ

کے دیکھنے سے آپکے مطیع ہوئے اور مسلمان ہوگئے اور ہر شخص جو کوئی ہوتا

حال سے آگاہ کرتے اور کہتی کہ یہ رفیق محمد ہے بغیر ذکر کے

زآل قصی بخت ما گوہر گشت　　چو نور محمد از و دور گشت　　بنی کعب از وش

گوارندہ باد　　بزرگی ز فرزند مینو نہاد　　روضۃ الاحباب میں مذکور ہے۔

کہ بعد اوسکے ام معبد اپنی شوہر کے ساتھ خدمت ختم المرسلین میں حاضر ہوکر

مشرف بہ اسلام ہوے اور وہ بوتہ خار اسقدر بڑا کہ درخت عظیم ہوگیا اور

برگ وشاخ وثمر کو بعوض تبرک واستشفا امراض شدیدہ کے بہم پہنچاتے

یہانتک کہ ایک زمانہ دراز گذر گیا ایکروز دیکھا دیکھتی ہیں کہ تمام پھل اوس

درخت کے زرد ہوکر گرپڑے تمام لوگ اوس حال سے متعجب تھے

کیونکہ تمام فصلوں میں ہمیشہ آب دہان حضرت رسول سے تروتازہ رہا کرتا تھا

تا آنکہ چند روز گذرے اور خبر رحلت جناب رسولخدا سنی پھر تو شاخ

وبرگ درخت سے منقطع ہوگئی تا آنکہ کچھ دن گذرے [illegible] و سال

درخت کی رنگینی اور تروتازگی نہ باقی رہی [illegible] بادیہ اس حال

تھی کہ دیکھیں اب کیا واقعہ پیش آتا ہے۔ ناگاہ خبر آئی کہ [illegible] جدا ہوے

دار دنیا سے رحلت فرمائی اور اپنے پدر بزرگوار سے ملحق ہوئیں پھر بھی اگر

امراض در مقام ہیں یا شاخ اوس درخت سے اپنا مقصود حاصل کرتے تا آنکہ

ایک روز اوس درخت کے شاخ کو شکستہ دیکھا متحیر ہوئے کہ آیا اب کیا واقعہ

پیش آیا تا آنکہ خبر شہادت حیدر کرار مشتہر ہوئی لوگوں کو غم تازہ وا

بے اندازہ حاصل ہوا رنگ سبز شاخ و اوراق اوس شجر کے محض زرد درخت

اپنا دل خوش رکھتی تا آنکہ جناب امام حسن نے شہادت پائی اوس وقت

اوس درخت کی حالت یہ ہوئی کہ بعض چوب خشک رہ گیا مگر ان تا ہم تھا

خامس آل عبا جناب سید الشہدا کربلا میں شہید ہوئے اور سوا محالف سے

ایسا اتفاق ہوا تو وہ درخت بھی گر گیا اور ہر وقت بیخ و بن اوس درخت

فغان و فریاد پیدا ہوئی اور اوس کی چوب سے جدا کرتے تو خون نکلتا بعض

سنا کہ بیخ درخت سے آواز مختلف رونے کی آتی تھی اور اکثر معلوم

گریہ کرتے ہیں کوئی کہتا ہائے حسین فرزند رسول شہید ہوئے اور جناب

اپنی فرزند کا سوگ نہ کرنا چاہیے کیونکہ شہید ہوئے اور اونکا سر تن سے نیزہ پر بلند ہو کے

شہید شہید ہوئے ہیں کیونکہ شہید ہوئے علی اکبر شہید ہوئے کیونکہ شہید ہوئے عباس

علی عابد کیونکہ ختم زین العابدین میں ہے

واقعہ میں یہ ختم الی حق ختم ہے کہ ہر ختم و تل آپ کے سر ستم کی گئی ہیں ہے الخ

القصہ منجملہ واقعات سفر ہجرت خیر البشر اسلام بریدہ ابن الحصیب اسلمی ہے

اور کیفیت اوس کی یہ ہے کہ جب اوس نے سنا کہ جناب رسولخدا مکہ سے جانب

مدینہ توجہ فرماتی ہے اور قریش نے آپ کے قتل کے عوض میں سو اونٹ دینے کا

وعدہ فرمایا ہے تو یہ بھی ستر شخص اپنی قبیلہ کے لیکر از راہ طمع چلی تا آنحضرت

سے ملاقات کی جناب رسولخدا نے پوچھا تم کون ہو اوس نے کہا بریدہ بن الحصیب

حضرت چونکہ ہمیشہ فال نیک لیتے تھے پس آپ نے اصحاب سے التفات کر کے فرمایا

برد امرنا یعنی ہمارا کام خنک ہوا اور خوبی سے انجام پایا پھر آپ نے سوال فرمایا

کس قبیلہ سے ہو اوس نے عرض کیا اسلم سے آپ نے فرمایا سلمنا یعنی ہم سالم ہوئے

آپ نے پھر پوچھا کس قوم سے ہو اوسنے کہا بنی سہم سے حضرت نے ایک

اصحاب سے طلب ہو کر کہا خرج سهمک یعنی تیرا حصہ نکل آیا

بریدہ حسن طلاقت و لطف حجت رسالت پناہ سے متعجب ہو کر پوچھنے لگے کہ

آپ کون ہیں فرمایا میں محمد بن عبد اللہ رسول خدا ہوں بریدہ سچ کی

کے مسلمان ہوئے اور تب آپ کے خدمت کی جب روز روشن ہوا تو

آپ نے قصد مدینہ رکھتے تھے مگر کوئی علم آپکے ساتھ نشان سرداری

بجز اوسکے اپنی دستار نیزہ پر باندھی اور حضرت کے آگے آگے چلے

کتاب مستقصی میں ابو العلا ہمدانی نے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا

بریدہ تو میرے بعد خراسان کے شہروں میں سے ایک ایسے شہر

پہونچیگا کہ نام اوسکا مرو ہے اور جسکو بسائی ذو القرنین نے او

آباد کیا ہے اور بروز قیامت تم نور اہل مشرق اور اونکے فایدہ ہوگے

پھر وہ نقل کرتے ہیں کہ بعد رحلت پیغمبر بریدہ اہل غزا کے ساتھ

اور وہیں بسر کی یہاں تک رحلت کی   مگر

جس وقت سر مبارک امام حسین علیہ السلام کو شام میں لے گئے تھے یہ بھی اپنی فرودت

سے شہر شام میں وارد تھی اور جب اسیران اہلبیت کو مجلس یزید پلید

میں لائے ہیں تو یہ بھی دربار میں موجود تھی   آہ کس زبان سے بیان کروں کہ

کیا حالت تھی اور ان ایسے وفادار صحابی رسول خدا نے سر مطہر فرزند رسول الثقلین

جان و جگر نبی حرمین کے کیا کیفیت مشاہدہ کی اوس نے اپنی مجلس کو

شراب سے آراستہ کیا تھا اور سر مبارک طشت طلا میں رکھا تھا اور ہاتھ میں

اوسکے ایک چھڑی تھی جو لب و دندان فرزند رسول پر رکھتا اور ترنم یعنی گنگنا کر

یہ اشعار ان کی اور پڑھنی لگا   لیت اشیاخنا لشاهد

والیوم   الذی قد اسانا القیاه   کاش آج مرے بزرگ

ہوتے اور دیکھتی آج کی کیفیت کو جو ہمارے سرور کا ہے   یا ایها الیوم

فرحة و سرورا   حیث نال الصدیق فیه مناه

کیا خوب اچھا آج کا دن ہے کہ دولت اپنی مطلب پر پہنچی

رسول کی حبت حالت مشاہدہ کی تاب فرماقی نہ رہی بیتاب ہو کر

فریاد کی یا یزید قطع اللہ یدیک اتنزع قضیبک

عن ثنایا ابن بنت رسول اللہ ای یزید خدا تیرا ہاتھ

قطع کری ای ملعون یہ کیا کری دندان فرزند رسول سے اوٹھا لے میں نے

دیکھا ہے کہ جناب رسول خدا ان ہونٹوں کو چوستی تھی اور تو یہ بیحرمتی کر رہا ہے

یزید یہ سنکر غضبناک ہوا اور کہا اگر حق صحبت تیرا رسول خدا سے منظور نہ ہوتا

تو میں تیری گردن مارتا زید یہ سنکر چیخ مارکر بہ آواز بلند کہنے لگا

تعجب ہے کہ تو نے صحبت خاتم انبیا سے منظور رکھتی تھی سر مبارک

رسول کا بدن سے جدا کرتے ہو اور اسکے عیال کو شہر بشہر پھراتے ہو

حاصل کلام ہجرت حضرت خیر الانام بروایتی ستائیسویں صفر ۱۳ وبروایتی ۱۴

بعثت میں ہوئی بعد چند روز کے آپنے مدینہ میں نزول اجلال فرمایا تمام اہل دیار

مدینہ روسیاہ استقبال رسول ذی الجلال کو دوڑے اور بقدر فرحت و سرور مستغرق

کے قلب میں پیدا ہوا کہ تحریر و تقریر میں نہیں سکتا جناب رسولخدا نے وہ شب

قبیلہ بنی النجار میں توقف فرمایا کیونکہ جناب ہاشم بن عبد مناف نے اپنا عقد

جناب سلمی اوس قبیلہ کے صاحبزادی سے کیا تھا اور نور محمدی اونہیں سے جلوہ گر

ہوا تھا بعد اوسکے آپنے محلہ قبا میں مکان سعد بن خیثمہ میں نزول اجلال

فرمایا اور اوسی زمانہ میں بنیاد مسجد قبا رکھی اور یہ وہ مسجد ہے کہ خداوند عالم نے

اوسکے وصف میں فرمایا ہے لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی

اور یہ اول مسجد تھی کہ جناب رسولخدا نے بنا فرمایا

صاحب روضۃ الصفا نے ذکر کیا ہے کہ بعد توجہ رسول امین کی جانب مدینہ جناب امیر المومنین

نے حسب ارشاد نبوی تین روز تک مکہ میں توقف فرمایا اور امانتیں ہر ایک

بعض نے دو شنبہ وصول حضرت ہشتم

ربیع الاول میں لکھا ہے اور تاریخ

صحیح تحقیق کیا ہے

جو جناب پیغمبر خدا کے پاس تھیں ان کو انکے عالم تک پہونچا کر سب نا

کہ ایک آپکی مادر گرامی اور دوسری دختر بہتر اور تیسری دختر

میں پا پیادہ عقب بہتر سے روانہ ہوئے جب بمقصود پر پہونچی تو

پای مبارک ورم کر آئی تھی حضرت رسالت نے دیکھی ہاتھ پھیر

پر پھیرے آبلے پای مبارک اچھی ہو گئی اور پھر بھی آپ کو درد

نہیں ہوا جب بارہ جنگ خیبر میں انکو شفا بخشی کہ مدت

نہوا تھا مگر یہ نہیں کیا سبب تھا کہ آبلہ ہی پای کی

پر کوئی مرہم نہ تھا کہ تر بیابان شام تک کس خرابی سے گئی اور

خانقاہ میں دور ایا کہ آپ با دیدہ گریان و دل بریان فرمایا

أُقَادُ ذَلِيلًا فِي دِمَشْقَ كَأَنَّنِي مِنَ الزَّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْهُ

وَجَدِّي رَسُولُ اللهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ وَشَيْخِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ

میں دمشق میں اسطرح سے ذلیل کیا گیا ہوں جیسے کوئی غلام حبشی

ذلیل کیا جاوے اور وہ بھی وہ مسلمان کہ جس کا ایک موجود نہ ہوا اور وہ جس کا جی چاہے
رسوا کرے خاندان سب جانتی ہیں کہ میرے جد امجد جناب رسول خدا ہیں اور اس پر ستم
علی مد اسیر ہیں یا لیت لم انظر دمشق ولم اکن
یا انی یزید کی فی البلاد اسیرۃ کاشکے میں اس ملک شام
دیکھتی اور نہ یزید بھی اس طرح سے ذلیل و خوار دیکھتا
خلاصہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے بعد مدت سات ماہ ابو ایوب کے
گھر میں قیام فرمایا اور ایک سال وہ زمین کہ متعلق دو یتیم سہل و سہیل
نام تھی خرید کیا کیونکہ آپ کا اونٹ بحکم خدا اس زمین پر جا بیٹھا تھا)
اور اس زمین پر مسجد بنانا شروع کیا اور خود آپ مہاجرین و انصار کے ساتھ مشغول
کار عمارت ہوئے اور فرماتے تھے لا عیش الا عیش الآخرۃ اللھم
ارحم الانصار والمہاجرۃ کوئی خبر بجز خبر حقیقی نہیں
مہاجرین و انصار کو حدیث سے منقول ہے کہ ہر ایک ہمارا ہر شخص ایک خشت

اوٹھاتا اور عمار یاسر دو خشت حضرت نے اونکی مدح کی اور دعا دی

عاقبت اونکی یہ ہوئی دعا رسول سے ہوئے کہ صفین میں ہمراہ رکاب امیر المومنین

شہید ہوئے بعد اتمام مسجد بنائے اذان درمیان میں آئی کہ نز

اقامت جمعہ و جماعت میں محتاج بہ علامت تھی اس معاملہ میں اصحاب

مشورہ کیا بعض نے کہا ہم بوق بجاینگے تاکہ لوگ جمع ہوں

طریقہ یہود تھا نہ حضرت نے پسند نفرمایا بعض نے عرض کیا

بجاینں حضرت نے بخیال مشابہت نصاری منع فرمایا بعض نے

آگ روشن کریں حضرت نے فرمایا یہ طریقہ مجوس ہے بروایت

روضۃ الاحباب دو شخص الصلوۃ جامعۃ کہکر ندا کرتے تھے

جبرئیل امین نازل ہوئے اور حکم اذان کا لائے آپنے اس خدمت کو ب

سپرد فرمایا

سال اول ہجرت میں آپکے تربیت سے ایک گروہ نے اسلام لیا یعنی

جبرئیل دو وقتوں میں تحمید و تکبیر پڑھتے آئے تھے تا رعشہ بہت غبار جناب رسولخدا [اور حسین]

تشریف فرما تھی اور سرکے جناب امیر المومنین ہیں کہ سرداروں خیبر سے مسمی ہے [مجالس المتقین]

تحکم بہت بھاری تھا اور اسکا حصہ بے فزون تھا سردار اونکا مرحب تھا کہ وہ جوان

عظیم الجثہ کوہ پیکر شجاعت میں مشہور خود عظیم سر پر رکھتا اور سپر ایک

سنگ مثل کوہ سوراخ کرکے بنایا خود رکھتا پس جب مقابلہ کو لشکر اسلام [کی تھی]

آیا تو اسطرف سے جناب رسالت مآب نے علم کو سعد بن عبادہ کے حوالہ کرکے جنگ

کو بھیجا پر نہ تھا جی خوف و ہراس میں ہوئے جی زمانہ میں جنگ کرکے

مجروح ہو کر پھر آئے پھر علم جناب ابوبکر کو دیا انہوں نے جب سواد لشکر مرحب کی

اور مرحب کے تن و توش اور اوسکی جرأت کو دیکھا تو اٹھا درجہ سے خائف

ہوئے اور شاید ہوئی جی جنگ کی تھی کہ شکست عظیم کھا کر اس سے پھر جناب

رسولخدا نے تیسرے دن علم جناب عمر کو دیا انہوں نے ہوئی پہ سے راہ جی کی [الٹی لی تھی]

اور ابھی فتح تک نہ پہونچی تھی کہ لیا ہر ایک نے ... ہوا کہ بلا جنگ ...

بلا تعاقبہ و الیس انکے اور اصحاب کو بھی جنگ سے فرار حبب تکرار ...

حدیث رسول خدا مین حاضر ہوئے تو کہا یہ سبب نزول فرمایا بعض اہل ...

سے بھاگنا پڑا   تھا صحیح مین امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جو ...

ابھی اپنے ... آپ حضرت نے ان کو ... اور ... کہ لاعطین الخ

حضرت خاتم النبیین نے فرمایا   ان مہاجر و انصار کا تو یہ حال ...

لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا کَرَّارًا غَیْرَ فَرَّارٍ یُحِبُّ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ   مین کل ...

ایسے شخص کو دونگا جو ہرگز جنگ سے نہ بھاگے تا آنکہ خدا اوسکے ہاتھ پر فتح ...

وہ خدا اور رسولخدا کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسولخدا اوسکو دوست رکھتے ...

اس فضیلت کو سنکر تمام لوگون کو حتی کہ مفرورین کو طمع ہوئی کہ ...

جو اس منقبت ...

جناب رسولخدا اس علم کو ہمکو مرحمت فرماوینگے اور یہ منقبت ہمارے ...

تا قیام قیامت باقی رہیگی   زیادہ تر موقع طمع یہ تھا کہ جناب علی ابن ...

جیساکہ ابن ابی الحدید نے شرح ... مین

مقدمہ خیبر مین اسطرف اشارہ فرمایا ہے مین

وَمَا اَنْسَ لَا اَنْسَ اللَّذَیْنِ تَقَدَّمَا

وَفَرَّهُمَا وَالْفَرُّ قَدْ عَلِمَا حُوْبٌ

حاصل معنی یہ ہے کہ میں تو ... امر صحیح کو کسی

نہ بھولونگا خواہ سب ... رسول خدا کو ...

دونوں ... پیش ستی کرکے علم لیا اور

جب کفار ... اور ... جاننے کی

کہ فرار ... سے ... تیرہ

اور حضرت مدینہ میں تشریف فرما تھے اور آشوب چشم تھا بایں کہ شدید و

[illegible]

ابو ایوب انصاری نے کہا اے قوم خیال باطل نہ کرو کہ مقصود حضرت رسالت کو

جناب شاہ مردان امیر مومنان اور کوئی نہیں ہے قدرت خدا سے کچھ بعید نہیں ہے

کہ کل مدینہ سے یہاں حاضر فرماویں تا آنکہ رات لوگوں نے اسی انتظار میں گذاری

جب صبح ہوئی اور تمام مہاجر و انصار صف بستہ کھڑے ہوئے تو جناب رسولخدا نے یا علی

کہنا شروع کیا منقول ہے کہ جب حضرت نے بار اول یا علی کہا تو جناب امیر المومنین

وقت سحر نماز پڑھنے میں مشغول اور وقتیکہ آپ نے جانب قنبر توجہ فرمائی

کہ دلدل کو لاؤ کیونکہ جناب رسالتمآب مجھکو طلب فرماتے ہیں جب قنبر دوم

بار کہا تو جناب امیر المومنین نے جواب دیا لبیک یا رسول اللہ تو تیسری دفعہ حضرت

دروازے مسجد میں آن پہنچے اور جناب رسالتمآب پر سلام کیا حضرت نے گلے لگایا

اور ارشاد فرمایا کہ یا علی حکم حق تعالیٰ یہ ہے کہ آج تم در قلعہ خیبر کو اکھاڑ کر

یہود ہر نیکو شکست دو حضرت نے عرض کیا یا رسول اللہ کبھی اکھاڑتے ہیں

کبھی علاج نہیں کیا مجھکو آشوب چشم نے ستایا تب حضرت نے یہ نسخہ دیا

لعاب دہن چشم امیر المومنین میں لگا دیا اور فرمایا اللهم قه الحر والبرد

ببرکت لعاب حضرت آنکھیں علی کی کشادہ ہوگئیں آپ نے علم لشکر

دیا حکم روانگی سوئے خیبر کیا۔

بروایت ابن شہر آشوب آپنی عمامہ دست مبارک سے سر پر باندھا اور

کپڑے پہنائے اپنی علی کو اشتر پر سوار کرایا اور فرمایا اے علی جاؤ جبرئیل

تمہارے داہنی طرف میکائیل بائیں جانب عزرائیل سامنے اسرافیل

اور پیچھے دعا عقب سر ہے۔ (بروایتی جب آپنے فرمایا کہ اے علی

نہ ٹھہرنا اور آپ روانہ ہوئے تو بعد تھوڑے فاصلہ کے ٹھہر گئے

جنگ نہیں فرمائی کی آپ نے نہ پیچھے پھرے بلکہ پیچھے قدم

دشمن سے یہ آواز بلند عرض کیا یا رسول اللہ کہاں تک جنگ کروں

آپنے فرمایا جبتک کہ فتح ہوجاوے)۔ غرض آپ فوج ظفر

جب قریب قلعہ پہونچی تو دیدہ بانان نے قلعہ پر سے کہا کہ آج ایسا جوان
میدان کارزار میں آیا ہے کہ نور سے اوسکی زمین منور ہو رہی ہے مرحب نے اپنے
بہائی حارث کو بہ اوسکی لشکر آپ کے مقابلہ کو بہیجا کہ جب اس جوان عرب کا
سر پا میں لاؤ وہ ملعون آہن میں غرق ہو کر قریب حضرت کے پہنچا اور بعد چند رد و قدح
حضرت نے ایسی ضربت ماری کہ روانہ دوزخ ہوا جب خبر قتل حارث مرحب کو پہونچی
ہوئی تو دنیا اوسکی نظروں میں تاریک ہو گئی غصہ میں بہرا ہوا اٹہا اور مسلح و مکمل ہو کر
اپنی دستور کے موافق وہ سنگ آسیا خود پر رکہکر مقابل علی ابن ابیطالب کے ہوا
اور رجز پڑہنے لگا حضرت نے بہی جواب رجز میں فرمایا کہ یہوں کا اسقدر شور و غل
کیا ہے ابہی تجہکو قتل کرتا ہوں أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَا
میں وہ ہوں جسکا نام بچپنی میں ماں نے حیدر رکہا ہے اس نام کے سنتی ہی
مرحب کو نصیحت دایہ کاہنہ کی یاد آئی کہ کہا تہا جو شخص تیرے مقابل
ہو گا تو اوس سے غالب ہوگا مگر حیدر نام اوس سے فرار کرنا ورنہ تیرا قتل

اوسکے ہاتھ تھے   اس خیال کے ساتھ ہی مرحب بیتاب ہوگیا اور اوسکے ساتھ فوج

بیشمار سپاہیوں کے بھی بھاگ گئی   شیطان نے جدت کی علما یہود ار[illegible]

ہوا اور پوچھا کہاں جاتا ہے   اوسنے حال بیان کیا   شیطان نے کہا کبھی [illegible]

کہ باوجود ایسی عظمت و شوکت کے ایسے جوان سے ڈرتا ہے [illegible]

کلام اوسکا صحیح ہوتا ہے   علاوہ اسکے ایک نام کی نسبت ہندہ [illegible]

بھی یہودیوں کو عقب سے ترغیب دلاتا ہوتا   غرض یہ کہ خود شیطان [illegible]

اور جانبین میں ردوبدل ہونے لگی

ہوا چاک چاک از دم تیغ شد   چنان تیرہ از گرد جولان تیغ شد

تو گفتی کہ ابری ازبسکہ آن تیرہ گرد   کہ باراند و تیغ او از نبرد

اور قوت حیدر کرار نے ذوالفقار آبدار کو قوت ولایت سے ملکوتی [illegible]

کر کے سر مرحب پر مارنا چاہا

او شوکت خطاب مستطاب رب الارباب ملائکہ مقربین جبرئیل [illegible]

[illegible] جبرئیل فرشتہ اوس [illegible] تقدیس

و اسرافیل کو بھیجا کہ آج ہمارے شیر کو غصہ ہے اور جا تھاما کہ ضرب

سر مرحب خیبری کا پر مارے اگر ایسے غصہ سے ذوالفقار اوسپر لگا دے

تو گاو و ماہی کو بھی دو نیم کرے زمین و زمان میں اختلال پڑ دیگا ابھی تمکو

جلد جاؤ اور اوسکو اس قوت سے منع کرو اور نہ مارنے دو سبب یکے

زمین پر آئی میکائیل و اسرافیل نے بازوی شیر خدا پکڑا جبرئیل نے

اپنی پر زیر کرہ زمین بچھائے تو بھی زمین اور ہر سہ آسمان ہلے اور ادھر

حمایت خیر المرسلین و کعبت دین میں سید الوصیین کو یہ خیال تھا کہ

آج فتح قلعہ خیبر کا ملنا فرض ہے حضرت نے اوسے کاٹ سے

سنگفند
تلوار چلا کرے سپر کو مثل کوہ کے تھی شگافتہ مرکر ذوالفقار خود پر آتے

اور خود کو کاٹتی ہوئی سر ان پر آئی اور خود مرحب چار ہوا اور زمین

میں سمائی اور دو پر جبرئیل قطع کرکے حضرت کے تیغ سے باہر آئی

صدا رحمل میں مشہور لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار بلند ہوا

جبرئیل امین متعجبانه و متحیرانه حاضر خدمت رسول ہو آپ نے وجہ تعجب

دریافت کی تو عرض کیا یا حضرت [illegible] پر یہ زمانہ قوت علی کو روئے

زمین تہ گاو و ماہی دو نیمہ کرتا ہے میں نے گمشدہ چشم زدن زمین

پر آیا ہوں یا رسول اللہ امر تعجب خیز یہ ہے کہ میں نے بحکم خدا شہپر

قوم لوط کے طبقہ ہائے ہفتم زمین سے جدا کیا اور ایک بال پر اپنی اوٹھایا اور

اسقدر بلند کیا کہ اہل آسمان نے آواز مرغان و گریہ اطفال انکی سنی مگر

صبح تک نہیں نیچے اتارا اور پھر بحکم خدا سرنگون کیا یا رسول اللہ اپنی بال

پر نہیں اوسکی سنگینی اسقدر نہیں معلوم ہوئی جسقدر آج ذوالفقار علی کی

پر تھی باوجودیکہ اوسکا زور قطع سپر و خود و جسم و مرکب [illegible]

[illegible]

علاوہ برین [illegible] و سر زنیل بازو [illegible] سے ہوتی تھی اور طبقہ

زمین کے نیچے میں اپنی پر کچھ ہائی آتی تھی مگر ایسا بوجھ کبھی معلوم ہوا

[illegible] قوم لوط سے نہ معلوم ہوا تھا — غرض جناب علی نے اس [illegible]

تا اینجا

[illegible]

۱۱۵

سے یوں روشن کیا گیا کہاں ہو سکتا ہے جب علی ع کی سماعت سے ظاہر تھے اور

مجلس یزید میں انکی صاحبزادیوں جناب زینب و ام کلثوم و تمام زنان و بیبیان

دیکھو کہ دشمنی کہ نہ سر تر چادر و پیراہن پارہ پارہ سر برہنہ

کھینچ منتظمہ سہل ساعدی بازو بر رسن بندھی ہوئی مجمع عام میں

کہ سب دشمن امیر المومنین تھے موجود ہیں اور پکار پکار کر کہتی ہیں

يَا نَبِيَّاهُ هَا طِفْلُكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ تَرَانَا عَلَى هٰذِهِ الْحَالَةِ

بہر حال جب لشکر کفار بعد قتل مرحب فرار کرتا ہوا اپنے دروازہ خیبر

(از مجالس المتقین)

بند کر لیا بروایت قطب راوندی وہ در سنگ عظیم کا تھا کہ قفل لگا

کہ اوسمیں سوراخ کر دیا تھا اور چالیس شخص اوسکو اوٹھا نہ سکتے تھے

ستر شخص اوسکو بند کرتے اور کھولتے تھے بروایتی آپ نے ذوالفقار کو

دست راست میں اور کمان دست چپ میں لیکر داخل سوراخ در کیا و بروایتے

اشبہ حلقہ میں اوسکے ڈالکے قوت ملکوتی اسداللہی سے حرکت دیا کہ جمیع

خشت قلعہ زیر زمین کے یوجہ سے ہلنے کے بل گر آئی صفیہ خواہر حیی بنت

دختر علی خیبری

پر سوئی ہوئی تھی تخت سے زمین پر گر پڑی یا ہیبت ذوالفقار سے و

غرض حضرت

خوف جان سے کفار میں صدا امان بلند تھی

نے اوس درکو تیروکر لیا اور بروایتی ہوا پر پھینکدیا جب وہ اوسکی

آیا تو آپنے ایک اشبہ پر لیا انگشت مبارک اوسمیں بقوت

ملکوتی چلی آئی اوسکو سپر کرکے کفار سے مقاتلہ کرتے اونکی مردوں کو

مقتول اور عورتوں کو اسیر کرتے تا اینکہ بوجہ خندق لشکر اسلام کو

میں دیر ہوئی آپنے اوس درکو خندق پر بچھادیا لیکن چونکہ کم تھا

آپ اوسکو دو طرف خندق سے ہلاتے تھے اسطور سے تمام لشکر اسلام

داخل قلعہ ہوا اور آپ کو مطلق خستگی نہ معلوم ہوئی اوس دروازہ کو

اوس درکو پشت سپاہ پر ڈالکر پھینکدیا چالیس اشخاص اور چار

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ آپکے اسیروں میں دختر بادشاہ
اوس ملک کی تھی نام اوسکا صفیہ دختر حی تھا شتر کے حوالہ بلال
کر دی تھی فرمایا کہ اسکو بجز جناب رسول اور کسی کے حوالہ نکرنا بلال اوسکو
لیکر قتلگاہ سے روانہ ہوئے کہ جس مقام پر کشتے اوسکے عزیزوں کے پڑے
ہوئے تھے جونہیں نظر صفیہ اوسکی ان عزیزوں کے کشتوں پر پڑی ایسی حالت
اوسپر ہوئی کہ قریب تھا روح جسم سے نکل جائے اسی حالت سے بلال نے حاضر
خدمت رسول کیا آپنے اوسکے چہرہ کی تیرہ گی اور حزن و غموم ہویدا دیکھی
جب وجہ دریافت کی تو بلال پر نظر تند و عتاب آمیز فرما کر ارشاد کیا
ای بلال کیا تیرے دل سے رحم نکال لیا گیا ہے کہ عورتوں کو اونکی عزیزوں
کے کشتوں کی سامنے لیتے ہو میں ایسے ظلم کا مروتی علماء اپنی کتابوں
کیوں مومنین کس قدر تغیر حضرت خدا کو ہوا ہوگا جس وقت اونکی نور سپاہ جناب
امام مظلوم کو شتران برہنہ پر سوار کرکے قتلگاہ سے لیکر چلی ہونگی

کسقدر رنجیدہ اون بیچاریوں پر ہوا ہوگا راوی کہتا ہے جب اون رانڈوں کا لشکر

اور لڑکیوں صغیر و اطفال خوردسال کو عین غارت اسباب میں تشنہ

کے حلق تو ہم نے انہیں و حلق تشنگاہ کربلا سے روانہ ہوئے آہ جو ہین وہ بیچارے تشنہ

میں پہونچی اور نعشہائے سر کو بریدہ دیکھا تو بے اختیار ہوکر اونکی

گر پڑے اور ہر ایک اپنی اپنی وارثوں کے نعشوں سے لپٹ گئین مادر علی اکبر

نعش علی اکبر پر گریہ و زاری شروع کی مادر قاسم نے اپنی فرزند کی نعش

میں علی اسیطرح سب بیبیاں فضہ و حمیدہ و علیہ و فاطمہ تھیں اور اپنی

پر لوٹیہ جاتی تھیں جناب زینب اپنی بھائی کی نعش کے نزدیک میں

امام حسین قدس سرہ اور رونا شروع کیا کہ جو

آخر بہت نعش کی نہ تھی شہید و کل ایک نعش کو دیکھا کہ جسم مبارک زبان

گذرے تھی کہ سر کیا گیا ہے کی پل رنگ

ہے چار ہزار زخم تیر چار ہزار کیسو زخم تلوار و نیزہ کی

چونکہ زیادتی بعد قرب و منزلت ہے تھا کہ یہی نعش امام

دیکھکر بیتاب ہوگئیں اور بے اختیار نعرہ ہذا حسین سے کیا۔ محتشم

بے اختیار نعرۂ ہذا حسین زد ۔ سر زد چنانکہ آتش ازو در جہاں فتاد

بہ آواز حزین و دل غمگین جناب رسول خدا کیطرف خطاب کرکے کہا ھٰذَا

حُسَیْنٌ مُرَمَّلٌ بِالدِّمَاءِ مُقَطَّعُ الْاَعْضَاءِ یہ تمہارے حسین ہیں

کہ اونکا جسم خون سے رنگین کیا ہے اور اوسکے اعضاء بدن کو پارہ پارہ کیا ہے

بَنَاتُکَ سَبَایَا اِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی یَا مُحَمَّدَا اے ناناجان ہم آپکی نواسیاں

ہیں کہ قید کر کے لائی جاتی ہیں اپنی مصیبت کی شکایت خدا سے ہے اور یہ

ھٰذَا حُسَیْنُکَ مَجْزُوْزُ الرَّاْسِ مِنَ الْقَفَاءِ مَسْلُوْبُ الْعِمَامَۃِ

وَالرِّدَاءِ اے ناناجان یہ آپکے حسین ہیں کہ اونکا سر پشت گردن سے

قطع کیا ہے اور عمامہ و ردا کو غارت کرکے لیگئیں ہیں ھٰذَا الَّذِیْ قَدْ

کُنْتَ تَلْثِمُ نَحْرَہٗ اَمْسٰی نَحِیْرًا مِنْ حَدِّ ضِبَائِھَا

اے جد بزرگوار یہ وہ حلق حسین کا ہے جسکے گلے کو آپ بوسہ دیا کرتے تھے آج نیزے

وا محمداہ صلی علیک ملیک السماء ۔ سہو

یا حزناہ یا کرباہ الیوم مات جدی رسول اللہ ۔ سہو

ایسے حالت مین شام کی ہے کہ تیزی دم شمشیر سے اوسکا گلو قطع کیا گیا ہے

مِن بَعدِ هِجرَتِكَ يا رَسُولَ اللهِ قَد اُلقِيَ طَرِيحاً فِي ثَرَى المِضمَار

یا رسول اللہ یہ وہ جسم ہے کہ آپ نے اوسکو آغوش مین پرورش فرمایا تھا اب

پیر آپکے نعش پارہ پارہ سمون سے روندی ہوئی ہے اوسکو ریگ گرم پر ڈالدیا

اپنی برادر بیدرد پر توجہ کیا اور ارشاد کیا بِأَبِي مَن عَسكَرُهُ يَومَ الاِثنَين

نَهبا مین فدا ہو جاون ایسے مظلوم پر کہ جسکا لشکر روز دوشنبہ تاراج ہوا

بِأَبِي مَن فُسطَاطُهُ مُقَطَّعُ العُرَى فدا ہو جاون ایسے مظلوم پر کہ

جسکا خیمہ لوٹ لیا گیا اور اوسکو واژگون کیا بِأَبِي مَن لا هُوَ

غائِبٌ فَيُرتَجَى وَلا جَرِيحٌ فَيُداوَى فدا ہو جاون ایسے

مظلوم پر کہ نہ سفر مین گیا ہے جسکے واپس ہونیکی امید کیجاوے اور نہ ایسا

زخمی ہے کہ اوسکے زخم مرہم پذیر ہون بِأَبِي المَهمُومِ حَتَّى قُضِي

بِأَبِي العَطشَانِ حَتَّى مَضَى فدا ہو جاون ایسے مظلوم پر

که بو رنج و تکلیف میں مبتلا رہنا تھا دنیا سے گذر گیا فدا ہو جاؤں اوس
تشنہ پر جسکو تیرے وقت ایک قطرہ پانی کا نہ ملا بِأَبِي مَنْ شَيْبَتُهُ
تُقْطِرُ بِالدِّمَاءِ فدا ہو جاؤں ایسے مظلوم پر کہ اوسکی داڑھی سے
ابتک قطرات خون جاری ہیں فدا ہو جاؤں آپ پر اے سبط محمد فدا
و نورِ خدیجہ کبریٰ و فرزند علی مرتضیٰ و نور دیدہ فاطمہ زہرا اَلْیَوْمَ
مَاتَ جَدِّي رَسُولُ اللهِ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّةُ
الْمُصْطَفٰى يُسَاقُونَ سَوْقَ السَّبَايَا گویا آج ہے جد امجد جناب
رسولخدا نے دنیا سے رحلت فرمائی تھی کیونکہ سوائے اصحاب رسول
ذریتہ و عترت رسولخدا تھے کہ اوسکو قید کرکے لئے جاتے ہیں راوی کہتا ہے
فَأَبْكَتْ وَاللهِ كُلَّ عَدُوٍّ وَصَدِيقٍ یعنی جناب زینب نے قسم بخدا
سب دشمن اور دوست رونے لگے حتی کہ بروایت منتخب سپاہیان مخالف کو
بھی دیکھا کہ اونکی اشک اونکی رخسار تک جاری تھی صاحب منتخب شیخ فخر الدین نے

روایت کی ہے کہ جب ام کلثوم نے اپنے برادر مظلوم کو دیکھا کہ برہنہ جسم

خاک پر پڑے ہوئے ہیں اور کئی ہزار زخم لگے ہوئے ہیں خاک اور خون

ہو اسوجہ سے پڑی جاتی ہے بے اختیار ہو کر اونٹ سے گر پڑیں

اور آغوش میں لیا اور گریہ و نالہ کر کے فرمانے لگیں یا محمد رسول

الله انظر الی حسینا ولدک ملقی علی الارض بغیر غسل

وکفنه الرمل السافی علیه ای رسول الله ای نانا

ذرا اپنے فرزند حسین کو ملاحظہ کیجئے کہ کس طرح سے بغیر غسل زمین پر پڑے

ہوئے ہیں اور کفن انکا ریگ بیابان ہے اور گرد پڑی ہے

غسل انکا انکے خون سے دیا گیا ہے وهولاء اهل بیتک

یساقون اساری اور یہ سب انکی ذریت ہیں

قید کر کے دشت سے بطرف یزید لیجاتے ہیں اور کوئی دوست نہیں ہے کہ ان سے

دفع شر کرے اور یہ انکا سر کٹا ہے انکی دلدادہ

سر وہی ساتھ نوک نیزہ پر بلند کیا ہے — کیونکہ تو نہیں کیا غبار خضاب

ام کلثوم کا کھنچی ہایہ اور بہنیں سب ہائی کے غش پر روتے ہائیں نہیں آہ

جو ہیں لکھا وہیں صاحب کی صفت پر پڑی جا کہ اوسکو غش پر اور ہے

چہرہ اٹھی مگر وہ منظر نہ ہاتی تھیں آخر یہ زبردستی چھوڑا یا آہ تنہا رہ گیا

کہ یہ جبیر طمانچہ زہر ہا یہ کہ بازو پا گیسو کھینچی کی اہرشا کہاں غیرت رسد ملی

کہ اپنی فرزند کو سر نیزہ پر بامحرمان دیکھی — تا کیسا انکو دیکھ پر سوار کیا ہے

اشک چشم سے ہر ہر جاری تھی — سب سے زیادہ جگر در آتش

یہ ہے کہ سید ابن طاؤس نے روایت کی ہے کہ جناب سکینہ نے جب جسم مطہر

کو بے سر اور خاک و خون میں آغشتہ دیکھا تو دوڑتے دوڑتے آئیں اور

نعش بے سر پر بیتاب ہو کر گر پڑیں اور اسقدر روئیں کہ روتے روتے

غش آگیا جناب سکینہ فرماتی ہیں میں عالم غش میں سنا کہ میرے پدر بزرگوار نے

ای سکینہ میرے شیعوں سے کہدینا شیعتی ما ان شربتم ماء عذب فاذکرونی

تَذْكُرُوْنِیْ اَوْ سَمِعْتُمْ بِحَدِیْثٍ اَوْ غَرِیْبٍ فَانْدُبُوْنِیْ

ای میرے شیعو جب آب خوشگوار پینا تو مجھکو یاد کرنا اور جب کسی

غریب یا شہید کو دیکھنا تو میرے غریبی و بیکسی پر گریہ کرنا وَاَنَا السِّبْطُ

الَّذِیْ مِنْ غَیْرِ جُرْمٍ قَتَلُوْنِیْ وَبِجُرْدِ الْخَیْلِ بَعْدَ الْقَتْلِ

عَمْدًا سَحَقُوْنِیْ آخر میں فرزند تمہارے پیغمبر کا ہوں کہ مجھکو بیجرم

گناہ قتل کیا اور پھر بھی کچھ رحمت نہ کی یعنی دنیا بیکسی کہ بعد قتل ہمہ مجھکو

سم ستان کیا لَیْتَكُمْ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَا جَمِیْعًا تَنْظُرُوْنِیْ

كَیْفَ اَسْتَسْقِیْ لِطِفْلِیْ فَاَبَوْا اَنْ یَرْحَمُوْنِیْ کاش تم لوگ

روز عاشورا موجود ہوتے اور دیکھتے کہ میں کسطور سے تشنہ لب

علی اصغر کیواسطے پانی مانگتا تھا اور وہ لوگ نہ دیتے تھے اور رحم نہ

وَسَقَوْهُ سَهْمَ بَغْیٍ عِوَضَ الْمَاءِ الْمَعِیْنِ یَا لَرُزْ

وَمَصَائِبَ عِدَّةً اَرْكَانَ الْجُنُونِ عرض میں یہ کہ تیر
سے بچی کے حلقوم پر یا فریاد اس مصیبت سے کہ ارکان سدرہ کو منہدم کر دیا
وَيْلَهُمْ قَدْ جَرَحُوا قَلْبَ رَسُولِ الثَّقَلَيْنِ فَالْعَنُوهُمْ
مَا اسْتَطَعْتُمْ شِيعَتِي فِي كُلِّ حِينٍ وا اس زدہ پر
کہ قلب جناب رسول خدا کو مجروح کیا ای شیعو جس قدر ممکن ہو ان پر لعنت کرو
راوی لکھتا ہے کہ جناب سکینہ کی یہ حالت تھی کہ جب ہوش آتا تھا
تو اپنے سر و صورت پر طمانچے مارتیں اور اپنے بال نوچتیں اور بیہوش
ہو جاتیں آہ وہ بچی ایسی حالت میں تھی [illegible] دلاسہ دینے کی
اور نہ کوئی ایسا تسلی دینے والا بھی نہ تھا البتہ ایک جماعت عرب بیدین کی اور اس
بچی کے جسم کو غارت کرتے تھے [illegible] فی القلب تھا ہر چند [illegible]
کہ ان کو [illegible] اس صغیر سن کی بیکسی پے [illegible] آخر وہ
[illegible] اجتماع زبردستی [illegible] سے ایذا دیکر [illegible] کیوں [illegible]

وہ اذیت کیا تھی عابد کا کھانا پینا چھوٹ گیا اور اسکے وجہ سے رخ منور پیلا ہو گیا

پاؤں کہ بازو و گیسو کھینچے ہوئے تھے یا حسب عادت خود تازیانہ ہاتھ میں رہتا

کتاب کامل الزیارہ میں بروایت ابن قولویہ نقل کیا ہے کہ ہمراہ اہلبیت اطہار

بیمار کربلا سید ساجدین کو بھی ایک شتر برہنہ پر سوار کیا تھا اور چونکہ بیمار تھے

نقاہت سے سنبھل کر نہ بیٹھ سکتے ہوں تو اوسکی تدبیر یہ کی گئی تھی کہ غل و زنجیر

سے آپ کو باندھ دیا تھا اور اوسی حالت سے قتلگاہ میں لا کر حضرت کے

فرماتے ہیں جو میں نے نظر کی جسمہائے پارہ پارہ اعزا و پدر بزرگوار پر پڑی

کہ خاک و خون میں آلودہ ریگ گرم پر پڑے ہوئے ہیں اور کوئی اونکو دفن

نہیں کرتا تو اسقدر قلق و اضطراب ہوا کہ قریب تھا میری روح جسم سے نکل جائے

جب میری یہ حالت زینب پر آشکار ہوئی ہے یہ حالت مجھ میں مشاہدہ کی

تمام تسلی میں فرمایا مالی اراک تجود بنفسک یا بقیۃ

جدی و ابی و اخوتی یعنی اے بقیہ جد و پدر و برادر کیوں ہمیں یہ دیکھتی ہوں

کہ تمہاری روح جسم سے مفارقت کرنے والی دیکھتی ہوں میں تم کو

ای پھوپھی پھر میں نے جو مذبح پر نظر کی تو دیکھا کہ زمین اپنی آقا اور بھائیوں

اور چچاؤں اور بھتیجوں اور اپنی قوم کو دیکھتا ہوں کہ زمین پر پڑے ہوئے ہیں

انکے اجسام کو خون سے رنگین کیا ہے کپڑے بھی بدن پر نہیں چھوڑا ہے اور پھر بھی

نہ کوئی کفن دیتا ہے اور نہ دفن کرتا ہے اور نہ کوئی انکے پاس آمد و رفت رکھتا ہے

كَأَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الدَّيْلَمِ وَالْخَزَرِ گویا انکو مسلمان نہیں جانتے

اور کافر خیال کرتے ہیں پھر پھوپھی زینب نے کہا ای نور دیدہ تم گھبراؤ

اسواسطے کہ خبر تمہارے جد و پدر و عم نے دی ہے اور خدا نے عہد و میثاق اس

ایک گروہ سے لیا ہے کہ فرعون اس امت کے انکو نہیں پہچانتے اور وہ آسمانوں

میں مشہور ہیں وہ لوگ انکے اجسام خون آلودہ کو دفن کرینگے اور انکے اعضا

متفرقہ کو جمع کرینگے اور ایک علامت تمہارے پدر عالیقدر کی قبر پر ہو سکے

قائم کرینگے کہ اثر اوسکا زمانہ کے گذرنے سے مفقود و منہدم نہوگا اور اگرچہ ائمہ کفر

اوسکے برطرف ہونیکی کوشش کرینگے لیکن اثر اوسکا روز بروز ظاہر ہوگا اور شان

اوسکی عظیم ہوتی جائیگی ـ

مصائب کے زمانہ میں تعقیب [illegible]

حالت روانگی امام حسین علیہ السلام از مدینہ

شیخ سعید و سید جلیل علی بن طاؤس رحمۃ اللہ و ابن شہر آشوب وغیرہ علمائے اعلام نے تحریر فرمایا ہے کہ

کہ جب معاویہ راہی دار البوار ہوا اور اس کی جگہ پر یزید فرزند اس کا تخت سلطنت پر بیٹھا

چونکہ ہر دم حق کے مقابل ایک باطل اور ہر موسیٰ کے لئے ایک فرعون ہوتا ہے لہذا اس کو

خیال آیا دل میں جگر گوشۂ رسولخدا شروع ہوا یعنی لکھا اس نے ولید بن عتبہ [illegible]

یعنی بھیجا عتبہ بن ابی سفیان کو خط لکھا کہ مجھ سے بیعت حسین بن علی اور عبداللہ بن عمر و [illegible]

ابن شہر آشوب عبدالرحمن بن ابی بکر سے لے اور اگر انکار کریں تو ان کے سر کاٹ کر

میرے پاس بھیجدے جب خط اس کا پاس پہنچا اور اس نے بیعت چاہی تو [illegible] حضرت [illegible]

ولیکن بعد تقیہ نہ مانی [illegible] آپ نے ترک [illegible] کا قصد کیا اور [illegible]

یعنی [illegible] ترک کرکے سامان سفر درست فرمایا چند شب قبل خروج بحرمن وداع روضہ مبارکہ

جد بزرگوار حضرت رسولخدا پر گئے ایک نور قبر مطہر سے ساطع پایا آپ نے [illegible]

اور دوسری شب کو پھر بغرض وداع گئی اور جنبہ رحمت کی زیارت سے بعد اونکی شہادت کی

اور عرض کیا اللهم هذا قبر نبيك وانا ابن بنت نبيك

قد حضرني من الامر ما قد علمت یا رب یہ تیرے پیغمبر کی قبر ہے

میں تیرے پیغمبر کا نواسہ ہوں اور مجھ پر ایک سیہ پیش آئی ہے جیسی تجھ کو معلوم ہے خداوندا میں نیکی

کو دوست رکھتا ہوں اور بدی کو برا سمجھتا ہوں تجھ سے بحق اس قبر و بحق صاحب قبر

کرتا ہوں کہ ایسے چیز کو اختیار فرما جس میں تیری اور تیرے رسول کی خوشنودی ہو

رات بہت روئی اور صبح تک روتے رہے پھر سر مبارک رکھا تو آپکو نیند آگئی

میں دیکھا کہ جد بزرگوار ہمراہ گروہ ملک کے داہنی بائیں آگے احاطہ کئے ہوئے

اور قریب آکر اپنی فرزند کو سینہ سے لگایا اور دونوں آنکھوں کی درمیان میں بوسہ

اور فرمایا حبیبی یا حسین کأنی اراک عن قریب مرملا

مذبوحا بارض کربلا بین عصابة من امتی وانت بی

عطشان لا تسقی وظمان لا تروی ای حبیب ای میرے

تو میں دیکھتا رہتا ہوں کہ تجھکو ستمگار ذبح کر رہے ہیں اور تیرا جسم خون میں رنگین ہو رہا ہے

اور تیرے زمین پر بلا پر پڑا ہوا ہے ایک گروہ تیری امت کا جمع ہوگا اور تو پیاسا ہوگا اور پانی

نہ ملیگی اور اوسی تشنہ و جگر برشتہ تجکو ذبح کرینگے اور پھر بھی امید شفاعت

رکھتے ہونگے حاشا کہ شفاعت اونکو نصیب نہ ہوگی حبیبی یا حسین ان

اباک وامک واخیک قدموا علی وهم مشتاقون الیک

ای نور دیدہ اور ای حبیب دل غمدیدہ تمہارے باپ وماں و بھائی میرے پاس آ

گئے ہیں سب تمہارے مشتاق ہیں وان لک فی الجنان درجات لن تنالها

الا بالشهادة تمہارے واسطے جنت میں چند منازل مقرر کیے ہیں کہ اون تک

تم نہ پہونچوگے مگر بعد شہادت اوسوقت امام حسین نے اپنے جد بزرگوار کی طرف

نظر کی اور عرض کیا یا جداه لا حاجة لی فی الرجوع الی الدنیا فخذنی

الیک وادخلنی معک ای نانا جان مجھے دنیا میں واپس جانیکی کوئی ضرورت نہیں

مجھکو اپنے ہمراہ لیتے چلیے اور رنج وغم دنیا سے رہائی دیجیے حضرت نے فرمایا ضرور ہیکہ

کہ انبیا میں جا بجا چارہ نہیں کیونکہ خدا نے جو تمہارے واسطے درجات شہادت مقرر فرمائے ہیں

وہ بغیر شہادت نہیں مل سکتی ۔ حضرت نے جب یہ خواب دیکھا مستفسر

ہراساں خواب سے بیدار ہوئے اور اپنی غریبی و مظلومی کو اہلبیت سے بیان فرمایا تمام اہلبیت

اس خبر جانکاہ کو سنکر گریہ و زاری کرنے لگے کہ ایک شور گریہ خانوادہ رسالت میں بلند

اور مشرق و مغرب عالم میں گونج گیا اور اس اہلبیت کے زبان اندوہ نشان

آپ آمادہ سفر ہوئے اور اسباب درست کرنے لگے اور شب کو وقت

تربت مادر گرامی پر آئے بعض کتب میں منقول ہے کہ اپنی مادر پر سلام کہا اور

علیک یا اماہ ۔ سے فرزند آپ کا حسین ہے کہ آپ کو رخصت کرنے آیا ہے اور

زیارت یہ نسبت قبر مطہر آپ آخری ہے ۔ ناگاہ قبر مطہر جناب فاطمہ زہرا سے آواز

آئی علیک السلام یا مظلوم الام و یا شہید الام و یا غریب

اس آواز کو سنتے ہی تاب نہ لا کر بیہوش ہو گئے آپ پر ایسا ہوا کہ آپ قدرت کلام

پھر آپ قبر برادر مظلوم پر تشریف لے گئے اور اس کو بھی وداع فرمایا جب صبح

مقام پر روانہ ہوئے اور خانوادہ کو حکم دیا کہ کوچ کریں تا کہ خاتون

ناگاہ محمد بن حنفیہ آپ کے بھائی کو آپ کی روانگی کی اطلاع ہوئی اور خدمت برادر

میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا اخی انت احب الخلق الی واعزهم

علی اے بھائی تم میرے نزدیک تمام خلق سے زیادہ پیارے اور محبوب ہیں اور حیف صد

ہزار حیف کہ آپ مجھ سے فرمائیے آپ نے کہاں کا ارادہ کیا ہے کہاں جاتے ہیں کیا آپ نے اپنی نانا

کی قبر سے رخصت بزرگوار کی اپنی اقربا و عزیزوں کو کس سے سونپا اپنے شیعوں کی مفارقت کیسے

گوارا کی اے بھائی مجھے خوف ہے کہ آپ ایسی قوم میں جاتے ہیں کہ وہ لوگ آپ کی مخالفت

کرینگے اور آپ اور آپ کے اہلبیت کی جان کے دشمن ہیں کہ بہتر ہے جانو مکہ میں مشرف بحرمت

میں آجاویں حضرت نے فرمایا اے بھائی کیا کروں کہاں جاؤں کیا تدبیر کروں اگر

ان شیعوں سے تو جلی یا مدینہ میں رہوں عرض کیا کہ جانب مکہ جائیے اور جلدی سے بھی

اگر آپ سے دشمنی بزرگوار کی اور متعرض ہوئے تو یمن چلے جائیے وانہ بلاد محل سلامت

ہیں اہلبیت فانہم انصار جدک و ابیک وہم ارأف الناس وارقہم

قلوبا واوسعہم بلادا کیونکہ اہل یمن آپ کے جد و پدر کے معین و مددگار ہیں اور

لوگ رؤف و مہربان ہیں دل ان کا نرم ہے آپ کے ضعیفوں پر رحم کرینگے اور ملک ان کا وسیع

پناہ دینگے اہل شہر بھی وسیع ہیں اور آپ کا ایک پیشہ اور نیز گریزان بھی ہوگا فان

اطمانت بک الدار والا لحقت بالرمال وشعوب الجبال اگر یہ

اطمینان ہو وہاں تو بہتر ہے ورنہ صحرا و ریگ اور شعب کوہ میں پنہاں رہ کر

گزر کرنا عراق نہ جائیں اور دام فریب کوفیوں میں نہ آئیں حضرت نے فرمایا یا اخی

والله لو لم یکن فی الدنیا ملجاء ولا ماوی لما بایعت یزید بن معاویہ

اے برادر اگر دنیا میں کہیں ملجا و ماویٰ نہ ہو اور بیابان و کوہ میں بھی زندگی بسر کرنا ہو

یزید بن معاویہ کی بیعت نہ کرونگا یہ سنکر محمد بن حنفیہ فراق برادر میں ایسا

روئے کہ آپ بھی بہت روئے ۔

بعد اس کے آپ نے دوات و قلم طلب کیا اور اپنے بھائی محمد کو وصیت نامہ لکھا اور اس میں

بنی ہاشم کو اس مضمون کا لکھا کہ جو مجھ سے ملحق ہوگا وہ شہید ہوگا اور جو مجھ سے تخلف کرے

وہ فتح و فیروزی نہ پاویگا اور ایک شخص کو دیا کہ بنی ہاشم کو دیدے ۔

بعد اس کے آپ نے حکم دیا کہ دختروں اور عورتوں کو محملوں اور کجاووں میں سوار کریں

ذوالجناح طلب کر کے آپ سوار ہوئے ۔

ابن قولویہ نے کتاب کامل الزیارۃ میں روایت کیا ہے کہ جب آپ جا کر مدینہ میں

داخل ہوئے تو زنان بنی ہاشم و طائفہ عبد المطلب ہر جانب سے آئیں اور

آپ کے گرد حلقہ کر لیا اور مثل پروانہ گرد شمع ہدایت و امامت پر نثار تھیں اور مثل

ابر نوبہار گریہ و زاری کرتی تھیں اور فراق حضرت میں مثل ماہی بے آب بیتاب تھیں جب آپ نے یہ صورت

ان کی دیکھی فرمایا أُنْشِدُكُنَّ اللهَ أَنْ تُبْدِينَ هٰذَا الْأَمْرَ مَعْصِيَةً لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ

میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ عنان صبر ہاتھ سے نہ دو اور بیتابی ظاہر نہ کرو اور راہ معصیت

خدا و رسول پر مت چلو اور قضائے خدا پر راضی رہو اور حکم خدا پر مستعد ہو جاؤ عمتہ زینب نے اور ان

دل سوختہ نے عرض کیا فَلِمَنْ نَسْتَبْقِي النِّيَاحَةَ وَالْبُكَاءَ اگر آپ پر نوحہ

گریہ نہ کریں تو پھر کس کے واسطے روئیں گی آج تو ہمارے نزدیک وہ ایسا ہے کہ گویا ہم پر

گزرا ہے مثل مصائب رسول و علی مرتضی و فاطمہ زہرا و حسن و رقیہ و زینب و ام کلثوم

نے دنیا سے رحلت کی ہمارے خاندان آپ پر سے فدا ہو جاویں اے یادگار رفتگان

ناگاہ ایک عمہ حضرت سامنے آئیں اور فرمایا اے نور دیدہ میں نے سنا ہے کہ جن تجھ پر گریہ کرتے ہیں

اور مثل شہادت آپ کے مجلس عزا کو قائم کیا ہے اور رات میں

فَاِنَّ قَتِیلَ الطفِّ مِنْ اٰلِ ہَاشِمٍ اَذَلَّ رِقَاباً مِنْ قُرَیْشٍ فَذَلَّتِ

حَبِیبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَمْ یَکُ فَاحِشاً اَبَانَتْ مُصِیْبَتُکَ الْاُنُوفَ فَجَلَّتِ

شہید طف کربلا نے جو آل بنی ہاشم سے قریش کی گردنوں کو ذلیل کر دیا یعنی

اونکی شہادت سے تمام قریش ذلیل ہو گئی وہ حبیب رسول خدا تھی کہ ہرگز کسی ا

قبیح بات کا نہیں کی اونکی مصیبت ایسی عظیم ہے کہ تمام دشمنوں کی بینی کو

ذلت پر ملدیگی پہر ان اشعار کو پڑہتی

اِبْکُوا حُسَیْناً فَلِقَتْلِہٖ شَابَ الشَّعَرْ وَلِقَتْلِہٖ زُلْزِلْتُمْ وَلِقَتْلِہٖ نْکَسَفَ الْقَمَرْ

مصیبت حسین میں روو کہ اونکی شہادت سے بال سفید ہو گئی جوان بوڑہ

ہو گئی زمین تہرتہرا گئی ستارے تاریک ہو گئی

وَاحْمَرَّتْ اٰفَاقُ السَّمَاءِ مِنَ الْعَشِیَّۃِ وَالسَّحَرِ وَتَغَیَّرَتْ شَمْسُ الْبِلَادِ

وَاَظْلَمَتِ الْکُوَّرُ ہر صبح و شام اطراف و افق آسمان خونبار ہو

گئی آفتاب متغیر ہوا عالم تاریک ہوا

وَاٰبْنُ فَاطِمَةَ الْمُصَابُ بِهِ الْخَلَائِقُ وَالْبَشَرُ وَاَوْرَثَنَا ذُلًّا بِهِ جَدَعَ

الْاُنُوفُ مَعَ الْقَدَرِ آہ آہ وہ حسین اور وہ مظلوم فرزند فاطمہ زہرا جن

نے تمام خلق کو مصیبت زدہ کیا اور انکی وجہ سے ہمکے سب ذلت خواری میں ہوئے

شیخ مفید علیہ الرحمہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے

کہ ایک مرتبت چند گروہ ملک آپکے خدمت میں آئے انہوں میں سے ہر ایک بلند ناقوں پر سوار تھا

اور ہر ایک نجیب بہشتی پر سوار تھے بعد سلام عرض کیا کہ ای حجت خدا بعد حمد و سپاس

خدا کے ہمکو اکثر مقامات پر آپکے مدد کو بھیجی یعنی مطلب یہ تھا کہ ہمکو

سے اب بھی حکم حاضر ہوئے ہیں کہ اپنی خدمت بجا لائیں مگر اللہ اکبر کیا جواب دیا

آپنے سید شہدا روحی له الفدا نے فرمایا کہ میرا وعدہ گاہ وہ بقعہ ہے جس میں

مجکو شہید کرینگی اور قبر میرے وہیں ہوگی نام اس زمین کا کربلا ہے انہوں نے عرض کیا

جو کچھ حکم ہو بجا لائیں ایا آپکو کسی سے خوف ہے کہ حکم آپکے ہمراہ رہیں فرمایا

اسکا مجکو کوئی قابو نہیں تھے تا وقتیکہ اپنی منزلگاہ پر نہ پہونچوں یعنی مطلب یہ تھا

کہ تمہارے ہمراہ رہنی کی بھی ضرورت نہیں تا وقتیکہ کربلا میں داخل نہو جاوں

سامنا کیا نہیں کر سکتی وہاں سے جبکہ جو حکم خدا ہو ۔ پھر تو ہمکو سے درپیش جا

کر دیا ہے جبتک بیٹھا رہو تو کوئی کام نہیں

پھر ایک گروہ جن خدمت حضرت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے آقا ہمکو گ

آپکے شیعہ اور یاور ہیں جو ارشاد ہو بجا لائیں اگر آپ چاہیں تو ہم تمام دشمن

آپکے ہلاک ہو جاویں اور آپ اپنی مقام پر بالطف رہیں تو ہمکو گر سکتے ہیں

یہ سنکر آپنے فرمایا خدا تمکو جزائے خیر دے کیا تمنے کتاب خدا کیوں نہیں پڑ

جو پر نازل ہوئی ہے اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَ

کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ اور دوسرے مقام پر فرمایا ہے لَبَرَ

کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ یعنی تم جس مقام پر ہو

موت تمکو پا ویگی اگرچہ بروج مشیدہ میں ہوں تم اور جن لوگوں پر کہ قتل

لکھدیا گیا ہے وہ اپنی خوابگاہوں کیطرف ضرور جاوینگے اور اگر میں

مقام پر رہوں تو اس خلق دور از رحمت خدا کا امتحان کیسے ہوگا اور

قبر میں کیونکر نہ ہوگا جانتا ہے خدا نے اوسکو روز پیدائش زمین یا سے کر روز سمجھی لکھ دیا
فرمایا ہے اور میرے شیعوں کا دل وسیلہ مائل کیا ہے اور وہ اونکو واسطے دنیا و
آخرت میں امان ہے مگر تم لوگ روز شنبہ کہ روز عاشورا ہوگا آخر روز آیا
اوسر زمین میں شہید ہوگا میرے بھائی و عزیز شہید کیے جاوینگے میرا سر نیزہ
پر بلند کیا جاویگا شہر بشہر پھرایا جاویگا یزید کے پاس بھیجا جاویگا
اونلوگوں نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ اگر ~~سر سنوتا~~ آپکی اطاعت و رغبت والقوم
ہوتے تو ہم آپکے دشمنوں کو قبل آپکے پاس پہونچنے کے مار ڈالتے آپنے فرمایا
ہم تم سے زیادہ قادر ہیں مگر حکمت خدا خلق پر کام ہو جانا چاہئے

ناگاہ جناب ام سلمہ زوجہ محترمہ جناب رسول اللہ آئیں اور فرمایا عراق جانے سے مجھکو
غمگین و محزون نکرو کیونکہ میں نے تمہارے جد بزرگوار کو فرماتے ہوئے سنا ہے یُقتل
وَلَدِی الحُسَیْنُ فِی اَرْضِ العِرَاقِ فِی اَرْضٍ یُقَالُ لَهَا کَرْبَلَا
میرا فرزند مظلوم حسین عراق میں شہید ہوگا کہ نام اوس زمین کا کربلا ہے حضرت نے
فرمایا ای مادر خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ لامحالہ مارا جاونگا اور مجھکو شہید

ہوتے ہیں کوئی چارہ نہیں قسم خدا یہ بھی معلوم ہے کہ کس روز اور کب اور کہاں

بھی شہید کریگی اور کون کون سے اصحاب و اقربا و اہلبیت سے شہید ہونگے اگر

آپ چاہتی ہوں تو اپنی محل قبر کو دکھلاؤں یہ فرما کر آپ نے اشارہ جانب کربلا کیا

تمام زمینیں پست ہوگئیں آپ نے فرمایا یہ مرا مقام دفن ہے یہ وہ مقام ہے

جہاں زخمی ہو کر گرونگا یہ وہ مقام ہے جہاں مرا لشکر رہیگا جناب ام سلمہ

یہ دیکھکر بہت روئیں آپ نے فرمایا یَا اُمَّاہُ قَدْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ

اَنْ یَرَانِیْ مَقْتُوْلًا مَذْبُوْحًا ظُلْمًا وَّعُدْوَانًا اسی بات کا ارادہ

یہی مقدر فرمایا ہے کہ مجھکو ظلم کی راہ سے شہید کریں وَقَدْ شَاءَ اَنْ یَّرٰی

حَرَمِیْ وَرَهْطِیْ وَنِسَائِیْ مُشَرَّدِیْنَ وَاَطْفَالِیْ مَذْبُوْحِیْنَ

مَظْلُوْمِیْنَ مَاْسُوْرِیْنَ اور میرے (عورتوں) لڑکیاں و حرم محترم کو اسیر و آوارہ

کریں اور میرے اطفال کو ذبح کریں اور غل و زنجیر میں اسیر و دستگیر کریں

یہ لوگ فریاد کرتے ہونگے اور کوئی انکی فریاد رسی نکریگا ہر در ...

جناب ام سلمہ نے فرمایا مجھکو تمہارے جد نے ایک مٹی دی ہے اور وہ شیشی میں ...

میں رکھ چھوڑی تھی حضرت نے بھی ایک مٹھی خاک مقتل پر سے اوٹھا کر
شیشہ میں رکھکر جناب ام سلمہ کے سپرد فرمایا کہ اسکو بھی ہمراہ شیشہ جد امجد
رکھو اور جب خون تازہ سے جوش کرے تو سمجھنا کہ مجکو شہید کیا ہے
وداع فرمایا اور جانب مکہ روانہ ہوئے

بروایت شیخ مفید ۲۸ رجب شب یکشنبہ درمیان شب مدینہ سے روانہ ہوئے
اور تیسرے شعبان کو وارد مکہ ہوئے و بروایت ابن طاؤس وقت روانگی آخر
تیسرے شعبان تھی آپ وقت روانگی از مدینہ یہ آیہ پڑھتے جو صاحب موسیٰ کے
زمین قوم سے بھاگنے میں پڑھا تھا فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ
قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ اور راہ بزرگ اختیار فرمایا
متوجہ مکہ ہوئے اور جب وارد مکہ ہوئے تو یہ آیہ پڑھتے وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ
قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ اور بقیہ شعبان و رمضان
و شوال و ذی قعدہ اور ہشتم روز ذی حجہ کے وہاں بسر کئے اور آٹھویں کو خوف تلف کے جانب کوفہ روانہ ہوئے

اَلْحُسَیْنُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ

حسین علیہ السلام وہ برگزیدہ مقدس ہستی ہے جسکے لئے حضرت ختمی مرتبت فداہ روحی علی رؤس الاشہاد یہ شہادت دے رہے ہیں کہ الحسین الخ جو کہ متفق علیہ ہے

یعنی حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔

اس حدیث متفق علیہ سے ظاہر ہے کہ دونوں بزرگوں کی ہستیوں کا وجود ایک دوسرے سے متلازم ہے۔ حدیث شریف کے پہلے جملہ کا مفہوم تو صحیح اور صاف ہے کہ حسین علیہ السلام بضعۂ رسول کے فرزند ہیں اگر رسول نہ ہوتے تو حسین بھی نہ ہوتے اسمیں کسی کو گنجایش اعتراض نہ ہوتی

مگر جملہ ثانیہ غور طلب ہے کہ میں حسین سے ہوں کیا اسکا یہ مفہوم نہیں ہے کہ پیغمبر نے فرمایا اگر حسین دنیا میں نہ آتے تو میں بھی عالم وجود میں نہ آتا۔ اللہ اللہ یہ شان حسینی ہے اور کسقدر عظیم المرتبہ ہستی ہے کہ اگر پیغمبر باعث ایجاد عالم و آدم ہے

تو حسین علیہ السلام بہ اعتراف شہادت پیغمبر صلعم باعث وجود خمسی قربت [illegible]

حل عقدہ

یہ عقدہ اسطرح حل ہو سکتا ہے کہ حسین فرزند رسول صلعم تھے اور رسول خدا
روحی فداہ نسل اسماعیل ذبیح اللہ سے ہیں۔ جب ابراہیم خلیل اللہ حضرت اسمعیل
ذبیح اللہ کو ذبح کرنے کے امتحان میں مبتلا ہوئے ہیں تو آپ نے خدا اس [illegible]
کی تعمیل محض ایک رویائے صادقہ کے بنا پر چاہی۔ خلیل اللہ نے اسماعیل کو
پیرش کے ذبح کرنے میں ہر چند کوشش کی مگر چھری نے بحکم خدا اوس [illegible]
گلو کو نہیں کاٹا۔ خلیل اللہ اسپر نہایت متاسف ہوئے کہ حکم خدا اور تعمیل امر
دیر ہوئی او نہوت خطاب ہوا ای خلیل متاسف کیوں ہو۔ غرض یہ کہ تم
اپنی ہاتھ سے اس فرزند کو خاص میری راہ میں ذبح کرو اپنے جگر کا [illegible]
اور اسطرح تم دونوں اجر عظیم کے مستحق ہوتے او نہوت خطاب ہوا ای خلیل
مَنْ اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَیْکَ کس کو سب سے زیادہ دوست رکھتے ہو لہٰذا [illegible]

محمد یعنی محمد رسول خدا کو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہوں ۔ خطاب ہوا فاولادہ احب

الیک من اولادی اے خلیل محمد خاتم الانبیا علیہ السلام کی اولاد کو تم

اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھتے ہو کہا بیشک پھر خطاب ہوا فانظر الی

ساق العرش اے خلیل ساق عرش کی طرف دیکھو ۔

اہلسنت کی تفسیر کے مطابق خطاب ہوا ارفع راسک فکشف الغطاء فرای

یوم عاشورا اے خلیل اوپر کی طرف دیکھو جب دیکھا تو پردے ہٹا دیے گئے

عاشورا کو خلیل اللہ نے انکھوں سے دیکھ لیا ۔

اسمیں اشارہ تھا اسی خلیل دربار عظمت الہی کی قربانی ایسی محبت مالک سے ہونی

چاہئے کہ حسین کی طرح جملہ تعلقات دنیاوی کو قطع کر دیا جاوے فبکی بکاء الثکلی

اوہو یت وابحات شہادت حسین علیہ السلام کو دیکھ کر خلیل اللہ نے اختیار رو دیے

اوہو یت خطاب ہوا وفدیناہ بذبح عظیم اے خلیل حسین علیہ السلام پر اس مرتبے

بکاء و جزع کو فدیہ قرار دیا اس رونے کا جو تم اسماعیل پر ذبح ہونے کے بعد کرتے

صحیح تو یہ ہے کہ ع سرّ ابراہیم و اسمٰعیل بود - یعنی آن اجمال را تفصیل بود

اب اس سے صاف ظاہر ہوا کہ اس قصہ میں مقصود حسین علیہ السلام کی شہادت تھی

جس نے اسماعیل کو ذبح ہونے سے بچا لیا کیونکہ حسین شہادت اختیار کر چکے تھے

اس لئے یہ ضروری تھا کہ وہ دنیا میں آتے۔ اسی غرض کی تکمیل کیلئے اسماعیل ذبح

ہونے سے بچ گئے اور انکی ذریت ظاہرہ میں حضور ختمی مرتبت صلعم پیدا ہوئے

اور حضور صلعم کی بیٹی سے حسین علیہ السلام دنیا میں آئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اگر حسین علیہ السلام

شہادت اختیار نہ کرتے تو نہ اسماعیل ذبح ہونے سے بچتے نہ انکی نسل سے حضور

پیدا ہو سکتے۔ اسلئے حضور صلعم نے فرمایا وانا من الحسین کہ اگر حسین مجھ سے ہے

تو میں بھی حسین کا ہوں یعنی حسین کے ذریعے سے ہوں کہ انکی شہادت

کے سبب اسماعیل بچ گئے اور انکی ذریت سے میں وجود میں آیا۔ پس اگر دنیا میں

حسین نہ ہوتے۔ صحیح ہے ع خون او تفسیر این اسرار کرد   ملت خوابیده را بیدار کرد

مزید بریں اس حدیث کی شرح کی ایک اور وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ حضور ختمی مرتبت

کی خلقت اور بعثت اسلئے ہوئی کہ آپ انس و جن کی اصلاح کریں انکو ہدایت فرمائیں عالم کو

سکھلائیں اور انکے اخلاق و معاشرت کو سنواریں جیسا کہ قرآن کریم و حدیث سے ثابت ہے

يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ الخ کہ رسول خدا آیتیں

پڑھ کر سناتا ہے انکو پاک پاکیزہ کرتا ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ حدیث بھی ہے جس میں

حضور صلعم نے اپنی بعثت کی علت خود بیان فرمادی ہے اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ

یعنی میری بعثت کی غرض یہ ہے کہ میں لوگوں کو ہدایت کروں اور انکی اخلاق کی اصلاح کروں

اب غور کرو کہ یزید کے زمانہ میں پیغمبر اسلام علیہ والسلام کی خلقت اور بعثت کی یہ علت معدوم

ہو چکی تھی اوسنے تمام احکام اسلام کو ضائع کر دیا تھا جسکے وجہ سے علاوہ [illegible] خلق خدا راہ مستقیم

قطعی منحرف ہو رہی تھی دو دن چلتے تو یہی دین اسلام کا نام صرف نام تھا اسلام کو کوئی کام باقی

نہ رہا تھا۔ امیر شام رب الخمر رأس الفجور (یزید) کی امیر بیعت اگر امام حسین بیعت کر لیتے تو اسلام

کا نام آج یقیناً صفحہ ہستی پر باقی نہ رہتا۔ مگر حسین نے وہ شہادت کو حاصل کر کے پھر

دین اسلام کو زندہ کر دیا بلکہ قیامت تک آنیوالی نسلوں کی ہدایت کے لئے اپنی شہادت

اسلام کی صداقت پر ایسی نہ ٹوٹنے والی مہر کر دی اور قیامت تک اپنی شہادت کو ایک

نہایت روشن مینار کی طرح دلیل و برہان کی صورت میں پیش کردیا یا اونکی شہادت کے

واقعات عجیبہ کو یہ سن کر فرزندانِ اسلام ہدایت حاصل کرتے رہیں اور اسلام کے جلوہ

اور صراط مستقیم کو معلوم کرتے رہے اونکے سامنے کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے پس

بعثت رسول کی تھی چونکہ اب شہادت حسین سے حاصل ہوئی اس لئے حضرت نے پہلے ہی فرمایا

وانا من الحسین کہ میں بھی حسین سے ہوں کہ حسین علیہ السلام اپنی شہادت کے سبب

سے وجود اور علت بعثت کا باعث اور دین اسلام کے بقا اور ارتقا کے سبب ہیں

جیسا کہ میں اسکے وجود کا سبب ہوا ہوں ۔

اس حدیث کے شرح میں ایک اور وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ جب ایک چیز کے فلاں

دو چار پانچ میں تقسیم کر دے جائیں تو اوسکے ہر حصہ کے متعلق یہ بات صحیح اور

کہ یہ حصہ اسمیں سے ہے اور وہ حصہ دوسرے میں سے ہے ۔ الف لینے سے ان تمام حصوں

ذرات کی طرف اشارہ ہوتا ہے اسی طرح جب حقیقی حد تخمینوں سے

کہ حقیقت خمسہ پنجتن پاک کا عالم انوار میں ایک ہی نور تھا تو لطف ہوا عالم اجسام

محمد

محمد و علی فاطمہ حسن اور حسین علیہم السلام کے پانچ صورتوں میں تقسیم ہوگیا ہے پھر
حضور ختمی مرتبت صلعم نے ارشاد الحسین منی وانا من الحسین اسی راز سے
پردہ اوٹھایا ہے کہ حسین علیہ السلام محمد سے اور میں حسین سے ہوں یعنی میری
اور اوسکی حقیقت اصلیہ (نور) ایک ہے اگر ظاہری کچھ فرق ہے تو بس
اسیقدر کہ مجھے خلعت نبوت و رسالت پہنایا گیا اور حسین علیہ السلام کو لباس
امامت و خلافت سے جیسا کہ شبیہ مانند اون دو روشن شمعوں کے کہ
جن میں سے ایک کا فانوس تو مثلا سبز ہو اور دوسرے کا فانوس سرخ رنگ کا ہو
ان مختلف الالوان فانوسوں کے سبب سے تو اُنکی ماہیت اور حقیقت شمع میں
فرق نہیں آسکتا ہے تو اسی فانوس نبوت اور امامت کے اصلیت و حقیقت
میں پھر کیونکر فرق آسکتا ہے لہذا یہ سب حضرات در حقیقت ایک
ہی ہیں صرف نقطہ نبوت کے سوا انکیں کوئی فرق نہ تھا امامی حدیث اللہ

اولنا محمد و اوسطنا محمد و آخرنا محمد و کلنا محمد

سب خوارق و حقیقت متحد ہیں اگرچہ شان و صفات کبھی مختلف ہیں اسکے

عشق کا محبوب ہونا اور محبوب کا عشق ہونا سچا اور نہایت صحیح ارشاد

ہے مگر نا اہلوں کی اوس کی حقیقت کو سمجھنا ہیچ ہے

چون حلاوت شده از آن گسیخت . حرمت راز برانداخت کام ریخت

مولانا سید علی خاوری از سبزوار

ذکر بعض تراکیب تیاری شیرینی

چنانچہ راقم منظور حسین ولد میر حسن علی مرحوم بوجہ ناواقفی سمان حلوائی کے جو صاحب
حاصل کرکے تحریر کیا ہے

ترکیب جلیبی

الائچی ملان سمندر پھین عرق جوشاندہ تخم لف

عرق میں دونوں چیزیں پیس کر حل کریں اور میدہ یا دیگر گوندھیں

کہ مثل گلگلے کے آٹے کے ہو اور تھوڑی سی یہ مصالحہ ڈال کر گھنٹہ تک بیٹھیں

اور تین گھنٹہ تک رکھا چھوڑیں کہ خمیر اس عرصہ میں اٹھ آوے گا۔ اگر ہمراہ

سمندر پھین مذکورہ کے تاتا شنہ ایک دو عدد ڈال سکیں تو اور بھی بہتر ہے

ورنہ اجزاے مذکورہ کافی ہیں۔ اور اگر کسی پہ اجزا نہ ملیں تو خمیر اردو کو

گھول کر چھان کر میدہ میں ملا دیں۔

اور قوام شکر علیحدہ تیار کریں یعنی اس حد پر کہ جیسے آجاوے لیکن نہ جم جاوے

سرخ انار وغیرہ کا ہوتا ہے - پھر قوام کو ٹھنڈا کر لیں -
جسوقت خمیر میدہ کا ہو جاوے اوسوقت چولھے پر کڑاہی میں گھی ڈالیں
اور شکل جلیبی بنا لیں تا وقتیکہ بادامی رنگت آنے پر نکال کر قوام
میں ڈالدیں -

خرما یعنی شکر پارہ

سیر بھر میدہ میں آدھ پاو روغن زرد ڈالنا چاہیے اور مثل پوری کے
آٹے کے قوام سخت گوندھا جاوے تا کہ ذریعہ بیلن کے بڑھ سکیں
بعدہ خرما کاٹ کر رکھیں اور گھی میں تل کر قوام غلیظ شکر میں ڈالتے
جاویں -

شکر پارہ انداز بازاری

میدہ کو سخت گوندھ کر روٹی بنا کر شکر پارہ کاٹ کر خشک کر کے
رکھ لیتے ہیں جب منظور ہوا تھوڑے گھی میں بھون کر شیرہ میں ڈالدیں
سفید سفید ہو جاوینگے مگر سخت ہوں -

امرتی

دال ماش مقشر و مصفی کو چن کر چہلکہ وغیرہ سے پاک کرکے ایک کپڑا سفت بار مثلاً . پہر رکہہ کر اوسکے نمی کو فی الجملہ دور کریں جب پہریری ہو جاوے تو بہت باریک پیسیں کہ ریزہ نہ رہجاوے پہر ایک گہنٹہ تک رکہہ چہوڑیں (کہ اس صورت میں ضرورت کم پہینٹنے کی ہوگی) یا اوسیوقت سے آدہ گہنٹہ تک پہینٹیں (پہینٹنے کی تعریف یہ ہے کہ اس طور سے ہو کہ باریک ٹکڑے سے نہ ملے مخفف بہت باریک ہو اور پانی کا جزو شریک نہ ہو)

جب دال ایسی ہوئی میں فی الجملہ رقت آجاوے تو ایک کپڑا گزی کا دوہرا کرکے اوسکے وسط میں سوراخ یعنی کاج بنا کر آدہ پاو کا لوندا رکہہ کر گہی گرم شدہ میں گرادیں اور بصورت امرتی بنادیں اور بدستور معمول قوام میں . ڈالیں۔ اسکا بہی قوام مثل جلیبی رہیگا

گلاب جامن

ازالہ رکھی خانصاحب

کھویا   میدہ   میدہ اس سے زیادہ اچھا نہ ہیگا گو بازار والے
ـ بار   ـ بار
زیادہ کرتے ہیں اور اگر خالی کھویا کی بناویں تو نہایت خستہ ہوگی۔
بعد ہر طور پھینٹ کر ٹکیہ بناکر روغن زرد گرم میں تلاویں مگر کفگیر
حرکت دینے والا جب سے اُلٹ جاتا ہے ٹکیوں میں نہ لگے بلکہ
کٹورے روغن سے ٹکیہ تک کو حرکت ہو تا اینکہ جب ٹکیہ پھول
جاویں او سوقت شیرہ میں ڈالتے جاویں۔

لڈو بوندی

بیسن آرد برنج دونون کو ملا کر گوندھین اور اگر خستگی منظور ہو
تو روغن زرد مثل شکرپارہ وغیرہ کے قبل گوندھنے کے ملاوین
پھر بعد کو پیسٹ کر پونا مین رکھین اور روغن زرد مین چھاڑین
اور بعد پک جانے بندیا یعنی سول جانے کے قوام مین ڈالین مگر قوام
اسکا جلیبی و امرتی سے سخت رہیگا کہ اگر علحدہ کرین تو دانہ
پڑ جاوے - اگر بوندیان منظور ہین تو قوام رقیق مثل جلیبی رہیگا اور
اگر لڈو منظور ہے تو فی الجملہ سختی رہنا چاہیے کہ دانہ پڑ جاوے اور
بعد دانہ پڑنے کے [لہ] قوام کو کڑاھی مین دیکر حاصل کیا ہو لڈو
باندھ لین - لڈو بنانا ہو تو سیر بھر بیسن مین ڈیڑھ سیر شکر چاہیے

[لہ] یعنی قوام کو کڑاھی مین برابر چارون طرف پھیرتے جاوین اور جب ہوا پہنچے خشک ہو جاوے تو کھرچ کر پھر ڈالین تا اینکہ غلیظ ہو جاوے پھر اسکو جمع بوندیان باندھ لین

وہ بقول اللہ رکھی خانصاحب اگر لطافت منظور ہو تو روا بزرگی کا
شریک کریں ۔
خانصاحب مذکور کا تجربہ ہے کہ بندیا بلا زردی نہایت خوب ہوتی ہے اور
ہاتھ اوسکے کم ۔ ترکیب یہ ہے کہ میدہ بیسن میں پانچ چار انڈے
کی زردی حل کر کے خوب پھینٹیں جب اسقدر ہو جاوے کہ خود سے
ٹپکے تو پونا میں رکھ کر گھی خوب گرم و تیز میں جھاڑیں تا کہ بیچ
اوپر ہوتی رہے اور بعد ہو نکال کر شیرہ میں ڈالتے جاویں ۔

بوندیا کم خرچ

بیسن مذکور بجائے گھی کے پانی خوب گرم و تیز میں کہ ماہی توا
پر ہو پکا کر پھر دوسرے روغن میں بھون کر چاشنی میں ڈالیں

پیڑا

کھویا کو خوب کس لیں مگر جلنے نپاوے اور دست چھوڑ دے
— بار بار ہلا

پھر گرمی کی حالت میں اگر خوش کیفیت کرنا چاہیں تو پکے ہوے کھویا

میں آرد برنج ایک چھٹانک دیدیں اور خوب کفچہ سے ملا کر

ٹھنڈا کر لیں۔ ورنہ یونہی طور سے ٹھنڈا کر لیں۔ مگر بقدر کم

پھر حال جب کچھ گرمی باقی رہے تو شکر سوا پاو اوسکے اندر دیں

اور چھٹانک بھر اوپر کیوا سے رکھ چھوڑیں اور اوپر سے ملا کر تھوڑے

یا مصری یا چینی کمی
اوپر بھی اتنی شکر کمی

پیڑہ بنالیں اور دانہ الایچی و عرق کیوڑہ یا بھوجہ کیوڑہ وغیرہ

ڈالیں —

پیڑہ از البہ رکھی

کھویا کو خوب بھونے اوسکے بعد شکر ڈال دے اور جب مل جاوے تو

نیچے لاو بعد اوسکے باندھ لے —

کھاجہ

از اللہ رکھے خان

دو قسم کا ہوتا ہے ایک کھاجہ دوسرا کھجلہ کھاجہ موٹا ہوتا ہے
اور کھجلہ باریک پرت کا۔ ترکیب یہ ہے کہ
میدہ عمدہ گندم سفید ولیس دار کا لیا جاوے اور نہایت باریک ہو
یعنی میدہ گیہوں کا اور اوسکو مثل قوام چپاتی کے گوندھیں
اور بڑے تختہ پر رکھ کر بیلن سے اوسکو جتنا تنک بیل سکے
بیلا دیں۔ پھر میدہ اور گھی کہ دونوں کو برابر لیکر الگ
رقیق کر رکھا ہو اوسپر لیپ کر مسلیں اور پھر بچھا دیں
پھر گوشہ میدہ چپاتی کو لیکر اور کھینچتے جاویں تاکہ اور پتلا
ہوتا جاوے اور اوسکو لپیٹتے جاویں تاکہ مثل پیڑہ کے
ہو جاوے پھر بیلن سے اسکو چپٹا کریں تاکہ مستطیل اور چپٹا

ہو جاوے پھر اوسکو کھجلے موافق چھری کا کاٹ کر رکھیں اور
گھی میں تل لیں - ٹکلوں کے ٹکے دیتے جاویں پھر قوام
میں ڈالیں کھجلہ تیار ہو جاویگا

برفی

شکر کھویا
اثار اثار

کھویا خوب کس لیں مگر جلنے نپاوے پھر بعد کو اوسکو ریزہ ریزہ کر
رکھ چھوڑیں اور کیوڑہ خراب کی خوشبو دیں - شکر کا قوام
غلیظ کریں جسمیں دانہ پڑ جاوے یعنی قوام کو برابر چلاویں طرف سے پھیرتے
جاویں اور جب بند خشک ہوتا جاوے تو اوسکو کھیچ کر اوسی قوام
میں ڈالتے جاویں اور کھویا پیسیر کی تہ کرتے رہیں تا اینکہ اسقدر ریت باقی رہے

کہ کھویا بلا لگیں اور تھوڑا کھویا ڈالیں اور اوسکو حل کریں جب کھویا
حل ہو جاوے تو اوسکو ظرف میں (جسکو پہلے سے گرم کر لیا ہو) رکھکر
ٹھنڈا کرلیں پھر چاقو سے تراش لیں ۔

برفی از اللہ رکھی خان

کھویا ۔ شکر اور شکر کی مقدار اس سے زیادہ ہونا چاہیے گو بازار والے
بغرض نفع خود زیادہ بھی دیتے ہیں ۔ اولش شکر کا قوام یعنی چاشنی ایسی
تار ڈھی اوتارے کہ گولی بندھ سکے بعد اوسکے کھویا عمدہ یعنی ... ڈالے
اور گھما دیا جاوے اوسکو پھر یعنی دانہ دار کرکے اوس چاشنی میں
شکر کم کریں اور خوب گھوٹے ملا دیں یہاں تک کہ یکذات ہو کر
رقیق ہو جاوے پھر ایک طرف میں رکھ کر بند کر دے ۔ چار پہر میں جم
جاویگا سماڈے کر برفی بنا لے اور اگر چاہے خوشبو کیواسطے عطر ڈالدے

بالوشاہی

میدہ · بار   روغن زرد کہ بار

میدہ کو ہمراہ روغن زرد ملا کر بجائے پانی کے دودھ سے گوندھیں اور ٹکیہ بنا کر بہت آہستگی سے روغن زرد میں جو بمقدار تلنے کے کڑاہی میں گرم ہو ڈالیں اور بریان کر کے ٹکیہ نکالیں اور قوام شکر غلیظ کر کے کڑاہی میں تیار رکھیں پہلے ٹکیہ ڈالیں اور جب ہوائے خشک ہو جاوے تو کیچ کڑاہی میں ڈالتے جاویں تا آنکہ اسقدر رہ جاوے کہ آدھی کڑاہی میں ٹکیہ ڈال کر کڑاہی کو ہلاتے جاویں تا آنکہ ٹکیوں پر شیرینی جم جاوے

بالوشاہی از شاگرد نیفس آبادی الہی بخش خان

میدہ آثار   روغن زرد کہ بار ملا کر بذریعہ پانی کے گوندھیں (قاعدہ یہ ہے کہ جسقدر گھی اندر پڑیگا اوتنا ہی پکانے میں جذب کریگا — یہ — کا قاعدہ

آخر میں اسمیں فی سیر تین پاؤ تک خرچ ہوجاویگا یعنی لطف اندر

اور لطف باجود ہے مگر بھدہ ہوگا اور بہت بہت اندرسے

نمایاں ہونگے — اور اس سے کم فی سیر پاؤ بھر آدہ پاؤ تک

اندرسے قتل بازار والوں کے دیکھتے ہیں)

بہر طور بعد گوندھنے کے ٹکیہ بناکر روغن زرد میں پکاویں جب

قریب بادامی رنگ کے ہوجاویں نکال کر قوام میں ڈالدیں بعد چھنے

کے بہتر تاکہ شیرینی جم سکے) والیس

اندرسا

چینی کا قوام کریں جب جلیبی کے قوام سے گاڑھا ہوجاوے تو وہی آدھ سیر

میدہ چاول کا اوسمیں چھوڑکر پکاویں اور چلاویں جب گولی بندہ جاوے

تو اُتار کر ٹکیہ یا گولی بناکر گھی وغیرہ میں تل لیں — فصل

بارش کے علاوہ اور زمانہ میں بھی تیار ہو سکتا ہے لیکن رواج
زیادہ تر بارش میں ہے ۔ گو پانی میں قید آب باران کی
کرتے ہیں مگر اصل میں کچھ قید نہیں ہے ۔

ترکیب اغذیہ منسوخہ حاصل کردہ منظر حسین ولد میر سید علی مرحوم
از احباب ذوی الکرام

شش رنگہ

اول کدو یا ککڑی یا گاجر کو چھیل کر کدو کش سے ریشہ نکالیں

جب ریشہ نکل آوے تو اوسکے پانی کو ہاتھ سے دبا کر نکال ڈالیں

اور کپڑے وغیرہ پر ڈال دیں کہ رطوبت ہوا میں جذب ہو جاوے

تب گھی بھر روغن زرد میں وبدرے نمک بطور ذائقہ دیکر بھونیں جب

فی الجملہ سرخی مائل ہو اوتار کر شوربے پانی ڈال کر خفیف سی

آنچ سے پکا دیں جب گل جاوے تو شکر سفید کو شوربے پانی میں

مگر چاول ملتی کا قوام کر کے گھول کر ڈالیں اور تھوڑی سی ترشی ڈالیں اور چکھیں جب شکر گل

ورنہ شیرہ دہی ہو جاویگا

چکھی ہو تو ملے ہوے چینی میں ملا دیں جب فی الجملہ قوام آجاوے

تو انڈے بعد سفیدی یا نیم سفیدی ڈالدیں اور بعد کو مرچ سیاہ

ولونگ وغیرہ یعنی گرم مصالحہ ڈالدیں پھر کسقدر اسکو دم پر رکھکر اوتار لیں

آکہا فرا لتصدق فیض مرشد آغا مرزا محمد ہمام

سوئیں انڈا

زردہ و سفیدہ مرغ کو پھینٹ کر رکھیں اور ایک کپڑا جو نہایت سفید و ملائم ہو اوس کو دو حصہ یعنی دو تہ کر کے تا کہ پھٹ نہ جاوے اور بیچ میں سوراخ کر کے زردہ کو اوسمیں رکھیں اور دبا دیں تا کہ سوراخوں سے زردی مثل سوئیں کے نکل پڑے اور ہاتھ کو مثل دائرہ حرکت گھی گرم شدہ پر دیں تا کہ وہ گھی میں سخت ہو جاوے پھر وہ بچہ اوس تار قوام میں ڈالدیں۔

کباب لقمہ حریرہ و ترلوز

رول بن کو سخت جا کے فصل میں کہ خوب چکنا ہو گول یا حسب شکل کاچ میں فاکہ بنا لیں اور دس سیر گوشت سے بیس کے قریب کباب ہو سکیں گے) قیمہ بقدر ضخامت ایک یا دو انگشت لگا دیں

اور گرم پانی میں ڈالیں اور آگ سے گرمی پہونچاویں تاکہ
بعد جل جانے پانی کے گھی مسامات کے ذریعہ سے نکلیگا
اور اوسمیں بریان ہوگا - لطف یہ کہ اندر سے خالی ہوگا
اور باہر سے بڑا معلوم ہوگا

از مرتضی حسین گنگوہی

سرکہ اچار شیریں

آنب مسلّم کو پوست سے صاف کرکے چار حصہ کرکے اندر کا تخم
یعنی گٹھلی کو نکال کر سرکہ میں (کہ اوسمیں پودینہ ڈال کر جوش
دے رکھا ہو یا خالی جوش دیا ہو) ڈالیں اور اگر سرکہ میں
پودینہ کو جوش نہ دیا ہو تو سوکھی ہری پتی پودینہ کی چھوڑ دیں پھر

نمک لیں پیچ سرخ اور گرمی کتھہ ہر دو شبت سرکہ و پیاز کے ادرک

کے شیرہ شہابی کا دیں اور خوشبو کے واسطے جوز

۲ عدد

فاوتری تولہ لونگ ۳ ماشہ لونڈ ۵ عدد سرکہ میں بھگو کر یا ہمسات شش

دیں اور جب ہفتہ دو ہفتہ میں پانی تیار ہو جاوے

تو قند سیاہ جو نہایت قند ہو ویسے ہی بلا جوش شامل

کریں —

ترکیب بادام کے گلا دینے کی

درخت جرجیر یعنی لٹ زیرہ کو لا کر خشک کرکے جلا کر خاکستر بر

تمام خاکستر کو پانی میں گھول کر پانی مقطر لیں پھر جوش دیں تا آنکہ (اوس کو)

تہائی باقی رہ جاوے نمک بقدر دو دو شت دیوے پانی میں ڈال کر مغز بادام

اوس میں ڈالیں اور جوش کریں بعد ہوش دیر کے پھر نکالیں اور دیکھیں اگر

گل گئے ہوں تو پھینٹنا ورنہ دوبارہ بطور مذکور جوش دیں — گھلنے

کے بعد خالص مصری میں جوش دے لیں تاکہ اندر تک داخل ہو جاوے

پھر حسب خواہش چاہیں شربت پاک کریں —

ترکیب بالائی کی — سیر بھر دودھ میں قریب تکیاوں کے ابر ہو سکتے

اول دودھ کو ظرف کشادہ میں رکھ کر گرم کریں پھر کم سے کم ایک

سینک کو رکھیں تاکہ تہ بہ تہ دودھ میں ڈالیں یا دو ایک قطرہ گھی

کا ڈالیں اور جو کچھ اوپر مثل ملائی جمع ہو جاوے پیالہ دوسرے ظرف

میں جمع کرتے جاویں —

ترکیب اندرا کلان مسلم و پختہ دکھانے کی

پہلے انڈوں کو توڑ کر سفیدی و زردی علیحدہ کر کے زمین پر تھالی پر رکھ

یا تاگے کو مضبوط گرہ دیں پھر گرم پانی میں ڈال کر دم ہونے والا

دیں

تاکہ کثافت زائل ہو جاوے پھر الف سفیدی ڈالیں اور اگر گرم پانی میں

رکھیں وہ منجمد ہو جاویگی پھر زردی کو پھینٹ کر ڈالیں اور گرم پانی میں

رکھیں جب وہ منجمد ہو جاوے تو پھر اوپر سے سفیدی ڈال کر بطور

اوپر سے پختہ کر کے رکھیں اور قتلہ کو پھر ڈال کر اٹھا بطورہ نکالیں

ترکیب روٹی دودھ (بطور چاینز)

درخت کھنگی یہ مشہور درخت ہے کہنہ و گندہ لاکر اوسکے دودھ کی

بنوالیں ۔ اور دودھ کو دیگچی میں آگ پر رکھیں اور اوس دودھ کی

حرکت دیتے جاویں جب دودھ مثل آٹا کے گوندھنے کے ہو جاوے

تو روٹی پکالیں ۔ (بطور حرام سے)

غدود یعنی حرام مغز کو تو اوپر رکھ کر حالت گرمی میں پھیلاویں پھر دودھ کو

ڈالیں لالی یہ جم جاویگا اسی طور سے پلٹ دیں روٹی ہو جاویگی